Vol. No. 1 | ISSU NO. 118 | 10 November 2018 | Rs.5/- | صفحات ۸ | بروز سنیچر | ۱۰ نومبر ۲۰۱۸ء مطابق ۲ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ | شمارہ نمبر ۱۱۸ | جلد نمبر ۱

تین دہائیوں پر محیط وادئ نور ممبئی کا عالمی اجتماع روز بروز ترویج کی جانب ہر سال لاکھوں کی تعداد میں فرزندانِ توحید شرکت کرتے ہیں

سنّی دعوتِ اسلامی کا بین الاقوامی تربیتی و ترغیبی اجتماع عقیدے کی اصلاح کیساتھ ساتھ بندگی اور عشق رسول کی تعلیمات سے ایک عالم فیضیاب ہو رہا ہے

مسجدوں میناروں کے شہر مالیگاؤں سے مولانا سید امین القادری صاحب کی قیادت میں وادئ نور میں ہزاروں عاشقانِ رسول کی شرکت

از قلم:- رضوان میمن
(مبلغ سنی دعوت اسلامی)

سواد اعظم اہلسنت و جماعت کی عالمگیر تحریک سنی دعوت اسلامی کے سہ روزہ عالمی اجتماع کا آغاز قرآن کریم کی تلاوت اور سادات کرام کی دعاؤں سے ہوتا ہے۔ پہلا دن جمعہ کا خواتین اسلام ماؤں اور بہنوں کی ذہنی و فکری تربیت و تزکیہ قلب کے لیے مخصوص ہوتا ہے، جسمیں حالات و معاملات کے بیانات ہوتے ہیں، حلقے لگا کر بنیادی مسائل سکھائے جاتے ہیں اور بالخصوص خواتین کے سوالات کے جوابات دیے جاتے۔ دوسرا اور تیسرا دن مردوں کے لیے مختص ہے، جسمیں سنیچر کی فجر کی نماز کے بعد سے اتوار کی عشاء تک تعلیم و تربیت، ذکر و اذکار اور اصلاح و ترغیب کا سلسلہ مردوں کے لیے دو دنوں تک مسلسل جاری رہتا ہے۔ دوسرے دن مختصر وقفے کے بعد نماز تہجد سے عوام و خواص بیدار ہو جاتے ہیں اور تلاوت قرآن کے بعد مختلف حلقوں میں دینی تعلیمات کے حصول میں مشغول ہو جاتے ہیں اور یہی سلسلہ نماز فجر کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ نماز چاشت و نماز اشراق کے بعد نماز ظہر تک عالم اسلام کے قد آور علمائے کرام و مشائخ عظام کے دینی، ملی، ملکی، معاشی، سماجی، اور تعلیمی مسائل پر خطابات ہوتے ہیں، بعد نماز ظہر ربانی مدارس کثیرہ حضرت مولانا محمد شاکر علی نوری صاحب (امیر سنی دعوت اسلامی) کی سرپرستی میں چلنے والے ملک و بیرون ملک کے کم و بیش 50 دارالعلوم کے فارغین کے لیے ختم بخاری شریف کا انعقاد ہوتا ہے، اور فارغین کے سروں پر علمائے کرام و مشائخ عظام کے مبارک ہاتھوں دستار فضیلت و دستار حفظ سجائی جاتی ہے۔ بعدہ سوال و جواب کا سیشن ہوتا ہے جسمیں مفتی نظام الدین رضوی صاحب (صدر مفتی مبارک پور اشرفیہ) لوگوں کے ذریعے پوچھے گئے سوالات کے تشفی بخش جوابات ارشاد فرماتے ہیں۔ پوری دنیا میں مسلمان کو درپیش مسائل کے حوالے سے علمائے کرام و مبلغین عظام اپنے مواعظ حسنہ کے ذریعے حل بیان کرتے ہیں۔ امیر تحریک حضرت مولانا محمد شاکر علی نوری صاحب قرآن و احادیث کے انبار سے سرشار پر مغز عنوان پر خطاب فرماتے ہیں نیز مفکر اسلام علامہ قمر الزماں اعظمی صاحب عالمی مسائل و حالات حاضرہ پر مدلل و مفصل خطاب فرما کر لوگوں کو تسکین فراہم کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ ملک و بیرون ملک سے تشریف لانے والے دو اکابر مشائخ طریقت و علمائے ذوی الاحترام جن کی زیارت سے بہت سی آنکھیں شادماں ہوتی ہیں اس اجتماع کی زینت بنتے ہیں اور اپنے ناصحانہ و مفکرانہ خطاب سے تشنہ لبوں کی آسودگی فراہم کرتے ہیں۔ ساتھ ہی بلبل باغ مدینہ الحاج قاری رضوان خان صاحب کی مترنم آواز اور انکی منفرد نظامت اس اجتماع کو ایک شناخت دیتی ہے۔ اجتماع کی ایک خصوصیت یہ بھی ہیکہ ہر نماز کے بعد تلاوت قرآن مع ترجمہ کنزالایمان اردو انگریزی کا اہتمام ہوتا ہے اس وقت کی عطر بیز فضا بڑی نورافشاں مانی جاتی ہے اور ماحول عرفان زار ہو جاتا ہے نیز حافظ و قاری ریاض الدین اشرفی صاحب مع احباب اس اہم ذمے داری کو بحسن خوبی نبھاتے ہیں اور سامعین کا اشک شوق چھلکا دیتے ہیں۔ پنج وقتہ ہونے والی اذان سے جہاں وادی نور گونج اٹھتا ہے وہیں جب مشہور و مقبول نعت خواں اپنی مترنم آواز میں نعت رسول گنگناتے ہیں تو وادی نور میں نور کا سماں بن جاتا ہے۔ علمی تشنگی کی سیرابی کے لیے ہر سال اجتماع میں کئی کتابوں کا اجرا بھی ہوتا ہے وادی نور میں لگنے والے مکتبہ طیبہ کے اسٹال پر سنی دعوت اسلامی شعبہ ادارے معارف اسلامی سے شائع کردہ حضور امیر سنی دعوت اسلامی کی تصانیف، سنی دعوت اسلامی کے دیگر اراکین کی نگارشات، ممتاز علمائے کرام کی کتابیں، نعت و منقبت اور بیانات کی سیڈیاں اور اوراد و وظائف کی کتابیں دستیاب ہوتی ہیں۔ جبکہ تینوں دنوں کے عالمی اجتماع کو ایس ڈی آئی یوٹیوب چینل پر براہ راست نشر کیا جاتا ہے، جس سے دنیا بھر میں دینی تعلیمات سیکھنے کے خواہشمند حضرات براہ راست مستفیض ہوتے ہیں۔ اجتماع میں شرکت کرنے والے ہر خاص و عام شخص کے رکنے کے لیے آزاد میدان ہی میں نظم کیا جاتا ہے، اسکے پیچھے مقصد یہ ہوتا ہیکہ سب آپس میں مل کر رہنا سیکھیں اور ایک دوسرے کے دکھ درد کو سمجھیں اور سال بھر نرم گدوں پر آرام کی نیند سونے والا شخص غریبوں کی چٹائیوں کا بھی احساس کریں، اس عمل کے ذریعے صلہ رحمی، اوصاف حمیدہ اور خصائص جمیلہ کو پروان چڑھانا مقصد ہے۔ شرکائے اجتماع کے لیے آزاد میدان میں وسیع پنڈال، وضو خانہ طہارت خانہ اور بیت الخلاء کا نظم ہوتا ہے۔ جگہ جگہ پانی کی سبیل بنتی ہے تینوں دن غیر حضرات کیجانب سے لنگر کی تقسیم مسلسل جاری رہتی ہے مشروبات تقسیم کیے جاتے ہیں اور میدان کے کنارے کھانے اور مشروبات کی دوکانیں موجود ہوتی ہیں۔ طبی امداد کے لیے عارضی دواخانہ اور ماہر ڈاکٹرس کی ایک ٹیم موجود رہتی ہے۔ جہاں ڈور فریم اور سی سی ٹی وی کیمرے کے ذریعے پورے میدان میں نگہ رکھی جاتی ہیں وہیں تقریباً 2000 سے زائد والنٹیرس خدمت کے لیے موجود ہوتے ہیں۔ انتظامیہ کی یہی کوشش ہوتی ہیکہ کسی بھی شخص کو کوئی تکلیف نہ ہو مگر لاکھوں کے اجتماع میں کمی بیشی کا امکان ہمیشہ قائم رہتا ہے، جس پر حاضرین نے ہمیشہ صبر و شکر کا مظاہرہ کیا ہے۔ اجتماع کے آخری دن بروز اتوار بعد نماز عشاء توبہ و استغفار اور گریہ و زاری کے ساتھ تصور مدینہ میں عالم اسلام کے مسلمانوں کے لیے رقت انگیز دعا کی جاتی ہے۔ مسجد و میناروں کے شہر مالیگاؤں سے ہر سال آل رسول حضرت مولانا الحاج سید محمد امین القادری صاحب قبلہ (نگراں سنی دعوت اسلامی، مالیگاؤں) کی قیادت میں علمائے کرام کے نورانی و عرفانی بیانات سن کر تشنگی کو سنوارنے کے لیے شہر مالیگاؤں سے ہزاروں کی تعداد میں عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قافلے ہندوستان کے سب سے بڑے دعوتی و تربیتی اجتماع میں سیکڑوں گاڑیوں (لگژری بس، ٹرک وغیرہ) پر مشتمل بروز جمعہ بعد نماز عشاء سے نکلنا شروع ہوتے ہیں اور روانگی کا یہ سلسلہ دیر رات تک جاری رہتا ہیں اور بروز سنیچر کو صبح کی اول ساعتوں میں شہر مالیگاؤں سے نکلنے والے ہزاروں عاشقان رسول وادی نور میں داخل ہوتے ہیں۔ عالمی اجتماع کی دعوت کے سلسلے کو لیکر شہر مالیگاؤں نئے جوش و خروش کے ساتھ ایک نئے رنگ و کیف میں ڈوبا رہتا ہے۔ شہر کے اہم علاقوں میں دعوتی اجتماعات منعقد کرکے مولانا سید امین القادری صاحب قبلہ کے اصلاحی، علمی اور فکری خطابات کے ذریعے عوام و خواص تک اجتماع میں شرکت کی دعوت پہنچائی جاتی ہے۔ اسی طرح سے اراکین مجلس شوری، مبلغین و معاونین کی ایک بڑی تعداد عالمی اجتماع کی دعوت کے سلسلے میں کئی مہینہ قبل سے مصروف رہتے ہیں، ایک مہینہ قبل سے شہر کے ائمہ حفاظ، عمائدین شہر اور مختلف اداروں، کلبوں، سوسائٹیوں اور تنظیموں کے نمائندگان کے ساتھ میٹنگ کا سلسلہ جاری رہتا جسمیں میں مبلغین مختصری میٹنگ کے ذریعے لوگوں کو دین کی طرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کی دعوت دیتے ہیں اور اجتماع کی طرف راغب کرتے ہیں۔

سوادِ اعظم اہلسنت وجماعت کی عالمگیر تحریک سنّی دعوتِ اسلامی شاخ مالیگاؤں کی سرگرمیوں کا اجمالی خاکہ

1993ء میں مالیگاؤں کی سرزمین پر عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی کا قیام عمل میں آیا۔ الحمدللہ یہ تحریک دین حقہ اور مسلک اہلسنت والجماعت کی اشاعت کے سلسلے میں ایک بہتر اور جامع کام کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ 1998ء میں حضرت مولانا سید امین القادری صاحب قبلہ مالیگاؤں شہر کے نگراں بنائے گئے اور اب پورے خاندیش کی نگرانی آپ کے ان بازوؤں پر ہے جو ہزاروں بے سہاروں کا سہارا ہیں۔ آپ نے مختلف شعبہ جات ترتیب دیئے ہیں۔ شعبہ دعوت وتبلیغ، شعبہ نشرواشاعت، شعبہ مدارس، شعبہ خدمت خلق، شعبہ مساجد، شعبہ خواتین، شعبہ اطفال، شعبہ ترتیب مناسک، جمعیۃ الائمہ وعلماء، جمعیۃ الحفاظ، دارالقضاء، حراء انگلش اسکول، طیبہ آڈیو کیبل، ایجوکیشنل ونگ۔

شعبہ دعوت تبلیغ

٭اصلاح اعمال وعقائد کی کوشش میں روزانہ سال بھر، ہفتہ اور ماہانہ سیکڑوں اجتماعات اور ہزاروں درس کا نظم۔ ٭1998 سے ہر سال معراج شریف، میلاد شریف، ماہ محرم مختلف مواقع اور شہری حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر موضوع پہ شہر کی مختلف بڑی جگہوں، شاہراہوں پہ اجتماعات کا انعقاد کرنا۔ ٭1998 سے ہر سال سیکڑوں عاشقان رسول کی تربیت کے لیے اجتماعی اعتکاف کا نظم کرنا جس میں قرآنی سورتوں کی مشق مع تجوید، سنتیں، عقائد، درس تصوف، نعت ومناقب، فرامین رسول، فرائض وواجبات کی ادائگی کا پریکٹیکل طریقہ (عملی طریقہ) اور رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں صلوٰۃ التسبیح اور تصورات مدینہ میں دعاؤں کا نظم کرنا۔ ہر ہفتہ جمعہ بعد نماز عشاء بالناغہ ہفتہ واری مرکزی سنی اجتماع منعقد کرنا جس میں تلاوت قرآن مجید، قصیدہ بردہ شریف، نعت رسول، سنتیں، مسائل، فرامین رسول، صلوٰۃ وسلام، دعا مقتدہ وغیرہ کا نظم کرنا

شعبہ مدارس

شعبہ مدارس کے زیر اہتمام تین دارالعلوم۔ الجامعۃ القادریہ (برائے طلبہ مع قیام وطعام)۔ جامعہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (برائے طالبات)، جامعہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا (برائے طالبات) اور 58 مدارس 73 شفٹوں جاری ہے۔ جسمیں کل 2408 طلبہ وطالبات علوم دینیہ سے سیراب ہورہے ہیں۔

شعبہ علوم عصری

تحریک سنی دعوت اسلامی نے یہ بھی بیڑا اٹھایا ہے کہ قوم کے بچے اور بچیوں کو دینی اور عصری علوم ساتھ میں دے کر ایک بہتر اور اعلیٰ کردار کا مالک بنائے۔ جہاں قوم کے بچے مسجد کے امام ہوں وہیں ڈاکٹر، وکیل اور جج بھی ہوں۔ جہاں ایک پچر کسی وقت میں ٹیچنگ کرے وہیں دوسرے وقت میں مصلے پر تراویح سنائے۔ اگر تاجر ہو تو اس کو حرام وحلال کی تمیز ہو۔ اس مقصد تحت تحریک سنی دعوت اسلامی نے ایک اسکول کا قیام 2008 میں کیا جس میں عصری علوم کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی پڑھایا جاتا ہے اور الحمدللہ ہزاروں طلبہ وطلبات زیر تعلیم ہے۔

شعبہ خواتین

حدیث: طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم۔ کے پیش نظر خواتین اسلام میں دینی وتعلیم شوق پیدا کرنے کیلئے سنی دعوت اسلامی نے شعبہ خواتین کا نظم کیا ہے۔ اس شعبے کے تحت خواتین اسلام کو دین سے قریب کر کہ ان میں دینی بیداری پیدا کرنے کے لیے ماہانہ ومعلومات کے ذریعے سال بھر پورے شہر میں سیکڑوں اجتماعات ہوتے ہیں اور ہزاروں دروس کا نظم کیا جاتا ہے۔ خواتین اسلام کے لیے تربیتی کلاس کا نظم۔ رمضان المبارک میں پورے مہینے شہر بھر میں گھروں گھر سیکڑوں درس قرآن (قرآن شریف کا دور) کی محفلیں اور اجتماعات کا نظم

شعبہ جمعیۃ الائمہ وشعبہ حفاظ

اس شعبے میں شہر بھر میں اہلسنت والجماعت کی سیکڑوں مساجد کے اماموں کو مختلف موقع کی مناسبت سے ان کی تربیت اور رہنمائی کرنا۔ اپنی اپنی مساجد میں اجتماعات کا نظم، درس قرآن وحدیث، اور تعلیم بالغاں کا نظم کرنا۔ رمضان المبارک میں شہر اور شہر کے اطراف دیہاتوں کی مساجد میں حفاظ کرام کو تراویح کے لیے منتخب کرنا جن مساجد کے اراکین حفاظ کرام کی آمد ورفت اور قیام کے اخراجات نیز ان کے وظائف برداشت نہیں کرسکتے تحریک بذات خود ان اخراجات اٹھاتی ہے۔

گجرات کے ایک شہر میں روح پرور جلسے میں تقریر کرتے ہوئے مولانا سید امین القادری ساتھ میں حضور امین ملت۔

شعبہ نشرواشاعت

اس شعبے کے ذریعے اصلاح عقائد واعمال اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ضرورت کے مطابق علمائے اہلسنت ومبلغین کرام کے مضامین، رسائل، کتب کی اشاعت اور اجتماعات کا پرچار، مدارس کی رپورٹ، خطابات کی رپورٹ وغیرہ سوشل میڈیا کے ذریعے عوام تک پہنچایا جاتا ہے۔ سمر ویکیشن کیمپ کے ذریعے اسکولوں اور کالجوں کی تعطیلات میں طلبہ کو علم دین سے آراستہ کرنا۔

اجتماعی نکاح کے بعد خود سید صاحب عوام کو کھانا پیش کرتے ہوئے

حب الوطنی کے جذبے کو پروان چڑھانے کیلئے لئے گئے ۱۵ اگست کے جلسے کا منظر

وادئ نور (آزاد میدان) میں سراج الفقہا مفتی نظام الدین صاحب کی آمد

ازقلم:- مفتی ابوزہرہ مصباحی
(مدرس جامعہ قادریہ نجم العلوم)

عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے سہ روزہ ۹/ ۱۰/ ۱۱/ نومبر ۲۰۱۸ء (عالمی سنی اجتماع) میں تشریف لانے والی ملک و بیرون ملک کی مذہبی، دینی، علمی، روحانی اور سماجی شخصیات میں ایک عالمی شہرت یافتہ عبقری شخصیت صدرالمدرسین، صدر شعبہ دارالافتا الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور، سراج الفقہا محقق مسائل جدیدہ حضرت علامہ مفتی نظام الدین رضوی دام ظلہ العالی کی ہے حضرت کی ذات محتاج تعارف نہیں ہے جب بھی آپ کی شخصیت کا عکس جمیل عالم تصورات کے پردے پر ابھرتا ہے فقہ حنفی کا ایک مستند مرجع عام وخاص اور معتمد ماخذ کی پرکشش تصویر نگاہوں کے سامنے گردش کرنے لگتی ہے، بلاشبہ آپ اپنی وسعت علمی، فکری جلالت وجبروت اور عبقری محسن وکمالات کے ساتھ دور حاضر میں اپنی مثال آپ ہیں کہ خدا نے آپ کو امام ابوحنیفہ کا علم، امام رازی کی فکر، امام غزالی کی حکمت، فاضل بریلوی کا تدبر، حافظ ملت کے فیوض برکات اور شارح بخاری کے سرمایہ علوم وفنون کا وارث بنایا ہے، اسی کے ساتھ موصوف ایک مشفق استاذ، باکمال مقرر، صاحب طرز قلم کار اور دلائل وبراہین کے ساتھ دفاع حق کا خداداد ملکہ بھی رکھتے ہیں، موصوف کے قلم سیال سے اب تک ۱۲۵ سے زائد تحقیقی مقالے جن میں بیشتر کتاب کی حیثیت رکھتے ہیں، اور تیس سے زائد تصانیف منصہ شہود پر آچکی ہیں جن میں بعض کتابیں ضخیم اور بعض تحقیقی مرجع عام وخاص ہیں فن تدریس میں آپ کو ملکہ تامہ حاصل ہے، آپ نے اہل سنت وجماعت کو جلیل القدر مفتیان کرام، شان دار خطبا، معروف صاحبان قلم، باصلاحیت اساتذہ، قادرالکلام مناظرہ اور ماہرین فن عطا کئے جو پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور مختلف انداز میں اپنی اپنی بساط کے مطابق خدمت علم ودین اور خدمت خلق میں مصروف عمل ہیں، موصوف کا محبوب مشغلہ میدان فقہ وافتا ہے ابتدا سے تدریس کے ساتھ ساتھ فتوی نویسی کی خدمت انجام دے رہے ہیں، عصر شارح بخاری سے نائب صدر شعبہ افتا تھے، شارح بخاری کے وصال کے بعد دارالافتا کی ساری ذمہ داری آپ کے مضبوط کاندھوں پر آگئی، آپ اس دینی فریضہ کو بخوبی انجام دے رہے ہیں، دارالافتا میں آنے والے دینی سوالات کے جوابات عطا فرما کر امت کو دینی مسائل سے آگاہ فرما رہے ہیں، آپ کے فتاوے کی تعداد بہت کثیر ہے جو بارہ جلدوں میں مرتب اور فتاوی نظامیہ کے نام سے مشہور ہے، اصول فقہ حنفی میں اللہ تعالی نے آپ کو وہ کمال عطا فرمایا ہے کہ زمانہ کی تبدیلی اور حالات کے بدلنے سے جو جدید پیچیدہ مسائل رونما ہوتے ہیں آپ ان تمام پیش آمدہ نئے مسائل کی گتھیوں کو سلجھا کر امت کو احکام شرعیہ سے روشناس فرماتے ہیں مثلا: چلتی ٹرین پر نماز پڑھنے کا حکم، لاؤڈ اسپیکر میں نماز پڑھنے کا حکم، خبر مستفیض سے رویت ہلال کا ثبوت، نیٹ ورک مارکیٹنگ کا شرعی حکم، انسانی خون سے علاج کا شرعی حکم، شیئر بازار کے مسائل، فلیٹوں کی خرید وفروخت کے جدید طریقوں کے شرعی احکام اور اس طرح کے دیگر جدید پیچیدہ مسائل آپ کی تحقیق انیق کا حصہ ہیں بینکوں میں روپے جمع کرنے پر جو رقم زیادہ ملتی ہے اس کے حوالے سے آپ کی تحقیق یہ ہے کہ اس زائد رقم کا لینا جائز ومباح ہے، آپ اپنی کتاب (اسلام اور جدید بینک کاری) میں رقم طراز ہیں کہ دنیا میں بسنے والے انسان اسلام کی نگاہ میں چار حصوں میں بٹے ہوئے ہیں نمبر (1) مسلم، مسلمان تو وہ ہے جس نے مذہب اسلام کو قبول کیا اور اس کے تمام اصول وفروع میں دل و زبان سے اعتراف کرے نمبر (2) غیر مسلم ذمی یہ وہ شخص ہے جس نے اسلام کو قبول نہیں کیا لیکن سلطان اسلام سے اجازت قبول کر کے دستوری معاہدہ کے ساتھ اسلامی حکومت میں مستقل سکونت اختیار کر لی نمبر (3) غیر مسلم مستامن یہ بھی ایک طرح کا ذمی ہی ہے فرق یہ ہے کہ اس کا قیام اسلامی حکومت میں محض عارضی ہوتا ہے نمبر (4) وہ غیر مسلم جو نہ ذمی ہو نہ مستامن بلفظ دیگر یہ وہ شخص ہے جو سلطان اسلام سے کوئی دستوری معاہدہ کئے بغیر دارالاسلام میں عارضی یا مستقل رہائش پذیر ہو، ہندوستان دارالاسلام ہے یہاں کے غیر مسلم نہ ذمی ہیں اور نہ مستامن، قرآن وحدیث کے مطالعہ سے یہ امر واضح ہو کر آتا ہے کہ اسلامی اصول کے مطابق سود صرف مسلم اور ذمی ومستامن کے مال ہی میں متحقق ہوگا مسلمان کے مال میں قانون سود کا جاری ہونا واضح ہے اور ذمی و مستامن کے مال میں اس لیے قانون سود جاری ہوگا کہ انہوں نے اس باب میں خوش دلی سے اسلامی اصولوں کو ماننے کا عہد کیا لیکن جو غیر مسلم ذمی یا مستامن نہیں وہ نہ تو اسلامی احکام کا مخاطب ہے اور نہ ہی اس سلسلے میں اس کا کوئی رضا کارانہ معاہدہ ہے لہذا اس کے مال میں شرعی اصطلاح کا سود متحقق نہ ہوگا تا کہ یہ نہ ہو کہ اسلام نے ان پر اپنے (پرسنلا) لا کا کوئی حکم جاری کیا ہے اس کا بیان حدیث پاک میں بڑے نمایاں الفاظ میں موجود ہے، (لا ربا بین اھل الحرب واھل الاسلام) یعنی جو غیر مسلم ذمی ومستامن نہ ہو اس کے اور مسلم کے درمیان کوئی معاملہ سود نہیں، اس سے پتا چلا کہ بینکوں میں جو رقم زائد ملتی ہے وہ ناجائز نہیں بلکہ مباح ہے، ہر سال جامعہ اشرفیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے فقہی سیمینار بنام (مجلس شرعی) کے آپ روح رواں ہیں، اب تک بیس سے زائد فقہی سیمینار ملک کے مختلف شہروں اور صوبوں میں فقہی مسائل کے تحت منعقد ہوئے جن میں سیکڑوں جدید مسائل کے فیصلے سنائے گئے، ان سارے سیمیناروں میں بحیثیت ناظم مجلس شرعی سوال نامے تیار کرنا، تنقیح طلب امور کی نشاندہی کرنا اور اس طرح کی دوسری ذمہ داریاں آپ ہی کے سپرد ہوتی ہیں، مزید برآں کانفرنسوں میں شرکت سیمیناروں میں شرکت، اور دین متین کی تبلیغ کے لئے جلسہ عام میں پوچھے گئے دینی سوالات کے جوابات قرآن، احادیث، اجماع اور قیاس کی روشنی میں دینا آپ کے عظیم کارنامے ہیں جو سنہرے حروف سے تاریخ کے اوراق میں لکھنے کے لائق ہیں

اللہ تعالی آپ کو عمر خضر عطا فرمائے آپ کی خدمات دینیہ کو قبول فرمائے آمین!

خوش رہوں میں تو توں ہی سب کچھ ہے
جو کچھ کہا تو تیرا حسن ہو گیا محدود

نشعبہ خدمت خلق

اس شعبے کے تحت ناگہانی مصیبت زدہ لوگوں تک تحریک کے رضا کار خود پہنچ کر ان تک ریلیف پہنچاتے ہیں۔ غربا ومساکین کی حتی المقدار مدد کی جاتی ہے، مریضوں کے لیے دوا وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے، آفات ارضی وسماوی میں گرفتار ہونے والوں تک مفت میڈیکل، کپڑے، خوراک اور دیگر ضروری اشیاء پہنچائی گئی، ہسپتالوں میں ایڈمٹ مریضوں کے درمیان خاص خاص مواقع پر پھل وغیرہ تقسیم کیے جاتے ہیں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے نام مبارک سے منسوب وظیفہ ہر مہینے بیواؤں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ مختلف اوقات میں مریضوں کو خون کا عطیہ دیا جاتا ہے۔ 2001ء کے فساد میں ریلیف تقسیم کی گئی، 2006ء کے بم بلاسٹ میں زخمیوں کو ہاسپٹل پہنچایا گیا، دوائیوں اور خون کا انتظام کیا گیا، اسی طرح ڈیوٹی کے نفاذ کے سبب شہر میں 24 دنوں کے لیے کاروبار بند تھا، ایسے نازک وقت میں مضافاتی علاقوں میں ریلیف کا انتظام کروایا گیا۔ متعدد شہروں میں آفات ارضی وسماوی پر بلا تفریق مذہب متاثرین تک امداد پہنچائی گئی، غرض یہ کہ جب ضرورت پیش آئی سنت نبوی پر عمل کرتے ہوئے اس شعبے نے ہر محاذ پر اصلاح وتعمیر کا کارنامہ انجام دیا اور جب ضرورت محسوس ہوئی یتیموں کے والی مصطفی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرتے ہوئے مجبوروں اور بے کسوں کی فلاح وبہبود کے لئے متعدد رفاہی کام انجام دیے ہیں۔

یہ تمام کام علاوہ بھی تحریک جو کام خاموشی سے کیے جاتے ہیں وہ علاحدہ ہے مسز کو پر جو کوئی اچانک مصیبت اور پریشانی یا کوئی معلومات لاتے ہیں حتی الامکان اس کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسطرح ڈھیروں شعبے خدمت خلق کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں انجام دیے جاتے ہیں۔

شعبہ مساجد

شہروں اور قصبوں میں قدیم زمانے ہی سے مسجدیں آباد ہیں مگر افسوس نمازیوں کی قلت اور انتظامیہ کی لاپرواہی سے اہل سنت وجماعت کی کئی مسجدوں پر اغیار نے قبضہ جمالیا تھا- دیہاتیوں کے عقائد واعمال پر ضرب کاری لگائی جارہی تھی، محبت رسول کو نکالنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جارہی تھی- مسلمانوں کے ایمان وعقائد اور مسجدوں کے تحفظ کے لئے عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی نے اپنے شعبوں میں "شعبہ خدمت مساجد" کا اضافہ کیا- اس شعبے کے تحت جہاں شہر اور مضافات میں مسجدوں کی تعمیر کرتا ہے وہیں بدعقیدوں سے مساجد کی حفاظت بھی کرتا ہے- اس شعبے کے تحت مساجد کی تعمیر، نظم ونسق اور ائمہ کرام ومؤذنین کے نذرانے کا بھی انتظام کیا جاتا ہے اور رمضان المبارک میں حفاظ اور اماموں کے نذرانے کا نظم کرتا ہے۔

درگاہ اعلی حضرت پر فاتحہ خوانی کرتے ہوئے مولانا شاکر علی نوری صاحب اور مولانا سید امین القادری صاحب

رفیق ملت سید نجیب حیدر میاں (مارہرہ شریف) اور سید صاحب حرا انگلش اسکول مالیگاؤں میں دورہ کرتے ہوئے

۱۲ ربیع الاول کے جلوس عید میلاد النبی کے موقع پر سید صاحب کی قیادت میں ہزاروں فرزندان توحید کی شرکت

حضور سید امین ملت سید صاحب کو خلافت عطا فرماتے ہوئے

حضور سید مدنی میاں سید صاحب کو خلافت سے نوازتے ہوئے

برادر حضور تاج الشریعہ حضور منانی میاں (بریلی شریف) اور حضرت مولانا سید محمد امین القادری صاحب

جشن شاہ عبد اللہ پر نماز دوگانہ کے موقع کی تصویر

سنی دعوت اسلامی کے زیر اہتمام اجتماعی نکاح کے موقع کی تصویر

THE MALEGAON EXPRESS DAILY, PRINTED, PUBLISHED & OWNED BY MOHAMMED IMRAN LUKMAN ANSARI, PRINTED AT SHARP OFFSET PRINTERS, Opp. New Bus Stand, Behind Apsara Lodge, Malegaon (Nashik) AND PUBLISHED AT SR.NO.63/2, P.NO.13, NAYA ISLAMPURA, MALEGAON (NASHIK) 423203.
EDITOR : MOHAMMED IMRAN LUKMAN ANSARI Mob. 8793116969 - 9272365520 - 9423116969 E-mail : malegaonexpress1969@gmail.com

احیائے عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تحریک سنّی دعوت اسلامی کے امیر کی حیات وخدمات

از قلم:- **سعید اختر رضوی**
(رکن سنی دعوت اسلامی)

آپ کی ولادت باسعادت ۱۷/ مارچ ۱۹۶۰ء کو جوناگڑھ، کاٹھیاواڑ، گجرات میں ایک ایسے گھرانے میں ہوئی جو زہد وتقوی، عبادت و ریاضت، رشد و ہدایت، حسن و اخلاق و دیگر محاسن کا جامع ہے۔ ابتدا سے لے کر میٹرک تک کی تعلیم جوناگڑھ میں حاصل کی، مدرسہ عرفان العلوم (اولپاڈ) اور دارالعلوم مسکینیہ دھوراجی میں حفظ قرآن وتجوید وقراءت کی تعلیم مکمل کی، پھر دارالعلوم محمدیہ (متصل مینارہ مسجد ممبئی) میں درس نظامی کی تعلیم حاصل کی۔ آپ کے چند مشہور اساتذہ کے نام حسب ذیل ہیں:

حضرت مولانا قاسم غوث علوی ہاشمی حضرت مولانا نورالحق (سابق استاذ دارالعلوم محمدیہ) حضرت مولانا محمد حنیف اعظمی مبارک پوری حضرت مولانا مجیب الرحمان صاحب قادری حضرت مولانا قاری ظہیرالدین خان صاحب (صدر المدرسین دارالعلوم محمدیہ) حضرت مولانا توکل حسین حشمتی حضرت مولانا جان محمد برکاتی وغیرہم اور اشرف العلما حضرت علامہ مولانا سید حامد اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ سے وقتاً فوقتاً استفادہ کیا۔ حضور مفتی اعظم ہند الشاہ محمد مصطفی رضا خاں قادری برکاتی علیہ الرحمہ سے آپ کو شرف بیعت حاصل ہے، جب کہ خلافت واجازت کا شرف شہزادہ سید العلما سید ملت سید آل رسول حسنین میاں نظمی مارہروی سے سلسلہ قادریہ برکاتیہ قدیمہ وجدیدہ، جانشین حضور مفتی اعظم ہند تاج الشریعہ مفتی محمد اختر رضا خان قادری ازہری اور صاحب سجادہ بغداد شریف سے ملا ہے۔ آپ سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نوریہ میں مرید بھی کرتے ہیں۔ ملک و بیرون ملک آپ کے مریدوں کی بڑی تعداد موجود ہیں۔ ۵/ ستمبر ۱۹۹۲ء کو شہر ممبئی میں خلوص سے سنی دعوت اسلامی کی بنیاد رکھی گئی۔ اشاعت دین کے لیے آپ نے ہندستان بھر کی ریاستوں میں سنی دعوت اسلامی کی شاخیں قائم کیں۔ ان شاخوں نے رفتہ رفتہ متعدد بنجر زمینوں کو سرسبز و شاداب کیا، بے شمار فرزندان توحید کو عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جام پلایا اور سیکڑوں غیر مسلموں کو دامن اسلام سے وابستہ کیا۔ دین اسلام کی تعلیمات عام کرنے کی خاطر مختلف مقامات پر ۱۱۱/ دینی ادارے اور ان کے علاوہ متعدد عصری ادارے قائم کرنے کا منصوبہ بنایا اور اب تک ۵۰/ سے زائد مدارس واسکولس بھی قائم ہو چکے ہیں۔ جس کے ذریعے ہر سال علما، حفاظ، قرا اور داعیان دین کو پیدا فرما کر دعوت دین اور تبلیغ دین کا اہم فریضہ بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی ذات میں اخلاق، اخلاص، منکسر المزاجی، داعیانہ تڑپ، امت محمدیہ کی فکر، محبت وشفقت، عفو و درگزر جیسے کئی اعلی محاسن اور اوصاف موجود ہے۔ آپ ان اوصاف کے سبب ہر خاص و عام میں ملک و بیرون ملک میں مقبول و معروف ہیں۔ آپ کا انداز خطابت اتنا سہل، پیارا اور جاندار ہوتا ہے کہ سننے والے کو بوریت کا احساس ہی نہیں ہوتا اور خطاب میں آیات قرآنی واحادیث طیبہ کا تسلسل اس بات پر شاہد ہے کہ آپ کا ہر خطاب ایک مستقل رسالے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جس طرح امیر سنی دعوت اسلامی مسلمانوں کی اصلاح کی فکر کرتے اور ان کی ہدایت کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح غیر مسلموں کو بھی اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ بہت سے غیر مسلم آپ کے طریقہ اور اخلاق کو دیکھ کر متاثر ہوئے اور مذہب اسلام کو قبول کیا۔ آپ کی مجلسوں اور شفقتوں کے گہوارے میں پروان چڑھنے والے افراد آپ کے لیے دیدہ و دل فرش راہ کیے ہوتے ہیں مگر آپ ان سے کسی مادی شے کے حصول کی بجائے ارشاد فرماتے ہیں: مجھے آپ لوگوں سے کچھ نہیں چاہیے، بس آپ لوگ رضائے الہی کے لیے دین کا خوب خوب کام کریں۔ آپ تبلیغی مشاغل کے باوجود قارئین کی ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے، ان کی نفسیات کے مطابق حوالہ جات سے مزین و مرصع کتابیں وقتاً فوقتاً قوم وملت کے حوالے کیں۔

آپ کی اہم اور مشہور مصنفات ومولفات حسب ذیل ہیں جو اردو، ہندی، انگریزی اور ان میں سے بعض گجراتی زبانوں میں بھی شائع ہو چکی ہیں:

برکات شریعت (برائے مرد حضرات) برکات شریعت (برائے خواتین) ماہ رمضان کیسے گزاریں؟ حج کیوں کریں؟ حج کیسے کریں؟ آداب مدینہ منورہ، طریقہ عمرہ وآداب مدینہ (برائے مرد) طریقہ عمرہ وآداب مدینہ (برائے خواتین) گلدستہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بے نمازی کا انجام خواتین کا عشق رسول خواتین کے واقعات مسلم کے چھ حقوق قربانی کیا ہے؟ حیات خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ عذاب قبر سے نجات کا ذریعہ اسلام کے اصول داعیان دین کے اوصاف عظمت ماہ محرم اور امام حسین امام احمد رضا اور اہتمام نماز موبائل کا استعمال قرآن کی روشنی میں تحفۂ نکاح: یہ کتاب چار حصوں کا مجموعہ ہے۔ (۱) نکاح کا اسلامی تصور (۲) حقوق زوجین (۳) طلاق اور عدت کے احکام (۴) جہیز کی حقیقت بچوں کو نصیحتیں نوری اوراد ووظائف تذکرہ صالحات اسلام میں ڈپریشن کا علاج اسلاف کا دور طالب علمی حیات مفتی اعظم کے تابندہ نقوش طریقہ کار وہدایت برائے مبلغین قوموں کی تباہی کا اصلی سبب مژدۂ بخشش برکات درود وسلام کامیابی کے پانچ اصول

Condemnation Of Adultery
Evils Of Sodomy
The Wisdom Of Namaz
Islamic Rules

امیر سنی دعوتِ اسلامی علما و مشائخ کی نظر میں

• **حضرت سید شاہ آل رسول نظمی مارہروی علیہ الرحمہ:** "اس مناسبت کی قدر ہے اللہ تعالی نے ایک ایسے مقدس کام کے لیے چنا ہے جو اس کے حبیب ﷺ کی سنت ہے یعنی تبلیغ دین متین۔ میری مراد علامہ شاکر نوری برکاتی سے ہے جنھیں میں اپنے بھائی کی طرح چاہتا ہوں۔" (اہل سنت کی آواز، ۲۰۱۳ء، ص ۳۳۲)

حضرت سید نظمی میاں علیہ الرحمہ نے امیر سنی دعوت اسلامی کو ۱۷/ صفر المظفر ۱۴۳۳ھ کو خلافت سے نوازا تھا اور خلافت عطا کرتے وقت فرمایا تھا کہ: "شاکر بھائی! خوب لگن سے دین کا کام کرو، ذرا سا مغموم اور رنجیدہ نہ ہونا، سید نظمی برکاتی اور خاندان برکاتیت آپ کے ساتھ ہیں، میں آپ کو وہ خلافت دیتا ہوں جو حضرت نوری میاں علیہ الرحمہ نے حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کو دی تھی یعنی سلسلہ جدیدہ اور قدیمہ دونوں کی خلافت دیتا ہوں۔ (مرجع سابق)

• **امین ملت پروفیسر سید محمد امین میاں برکاتی صاحب:** "میں دلی گہرائیوں سے مولانا شاکر رضوی صاحب اور ان کی تحریک "سنی دعوت اسلامی" کے لیے دعا کرتا ہوں۔ نہ جانے کتنے گمراہ اس تحریک میں شامل ہو کر صراط مستقیم پر گامزن ہو گئے۔ اللہ تعالی مولانا کے علم وفضل، جمال وکمال اور تصلب دینی میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ الحبیب الامین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین (برکات شریعت، حصہ اول، ص ۳۴)

• **حضور شرف ملت حضرت سید محمد اشرف میاں صاحب برکاتی مارہروی:** "امیر سنی دعوت اسلامی مولانا حافظ وقاری محمد شاکر نوری رضوی کی شخصیت اور تبلیغی کارنامے تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ لیکن آج ان کے ادبی اظہار سے میرا پہلا باضابطہ سابقہ پڑا ہے اور اس کار عمل بہت دل خوش کن اور روح کی گہرائیوں کو تر کرنے والا ہے۔

نعت نبی ﷺ بڑا ہی سخت میدان ہے۔ اس راہ میں قلم کی ایک معمولی لغزش بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں عمر بھر کے لئے معتوب بنا سکتی ہے۔ اس مجموعے میں شامل نعتوں میں بفضلہ تعالی نعتیہ شاعری کے مضامین سے متعلق وہ دونوں بڑی مشہور لغزشیں تلاش کرنے پر بھی نہیں ملیں گی، یعنی شرک کا شائبہ اور اہانت رسول ﷺ پہ مجموعہ۔

شاعری، شاعر کے دل کی ترجمانی کرتی ہے، جناب شاکر نوری کو اپنے پیران سلسلہ اور تحریک سنی دعوت اسلامی سے والہانہ عقیدت ومحبت ہے، ان دونوں جذبوں کا اظہار بخوبی ہوا۔ نعت کے میدان میں مولانا محمد شاکر علی نوری کی سعی مشکور کے چند نمونے ملاحظہ فرمایئے۔ لفظوں کا تناسب، معنی کی وسعت، جذبوں کی فراوانی، مضامین کی بلندی، عاشق کی نیازمندی، طالب کا عجز اور اشعار میں جاری وساری ایک خاص قسم کی محتاط وارفتگی کے جلووں سے آنکھیں خوب خوب ٹھنڈی ہوں گی۔ (مسودۂ بخشش نعتوں کا مجموعہ، ص ۵)

• **مفکر اسلام علامہ قمرالزماں خاں اعظمی صاحب مصباحی:** "سنی دعوت اسلامی کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ صدیوں کی سوئی ہوئی قوم کو عمل کی طرف راغب کیا جائے، قوم مسلم کو اس کے فرائض اور محسوسات کو یاد دلایا جائے، اس کی ذمہ داریاں اسے بتائی جائیں، اسے مائل بعمل کیا جائے تاکہ جس زوال سے آج قوم مسلم دوچار ہے اس زوال کے ماحول سے وہ خود کو نکال سکے اور ترقی کی راہوں پر گامزن ہو سکے۔ (خطبات مفکر اسلام، جلد اول، ص ۳۰۶)

"میں مبارک باد دیتا ہوں سنی دعوت اسلامی کے قائدین کو کہ انہوں نے اس ضرورت کو پہلی بار محسوس کیا ہے کہ اسلام کو ایک مکمل نظام زندگی کی حیثیت سے متعارف کرایا جائے۔ (خطبات مفکر اسلام، جلد اول، ص ۱۰۱)

"پورا اسلام پیش کرو، مکمل اسلام پیش کرو، سنی دعوت اسلامی کے پلیٹ فارم سے نکلنے والا آپ کا داعی، آپ کا مبلغ اور آپ کا نوجوان ساتھی اس یقین کے ساتھ نکل رہا ہو کہ میرے شکم میں ایک دانہ بھی حرام نہیں ہے۔ اس یقین کے ساتھ نکل رہا ہو کہ میری نگاہ کبھی کسی نامحرم کو اختیاری نہیں دیکھے گی۔ دل ونگاہ کے ایمان کے ساتھ نکل رہا ہو۔ میرے عزیز! خوشی کی بات ہے کہ اس تحریک میں نوجوان زیادہ شامل ہیں۔ خود اس تحریک کے جو امیر ہیں، وہ بھی نوجوان ہیں۔ بہت اچھے وقت میں یہ ذمہ داری انہوں نے سنبھالی ہے۔ خدا ان کو طویل عمر عطا فرمائے۔ لیکن کسی بھی تحریک کے پھلنے اور پھولنے کے لیے آدھی صدی تو چاہیے نا؟ انہوں نے ایسے وقت میں سنبھالا ہے کہ آدھی صدی تک ان شاء اللہ اس کی ذمہ داری کو وہ نبھا سکتے ہیں۔ نوجوانوں کو بھی انہوں نے ساتھ لیا ہے اور یاد رکھو جب کسی قوم کا نوجوان سنبھل جاتا ہے تو پوری قوم سنبھل جاتی ہے۔ (خطبات مفکر اسلام، جلد اول، ص ۱۱۶)

"ابھی تو آپ نے کام کا آغاز کیا ہے اور اللہ اکبر یہ جم غفیر ہے۔ دوسروں کا کام آج کا نہیں پچاس سال پرانا ہے۔ پچاس سال میں تو آپ کے پیچھے ان شاء اللہ پورا ہندوستان ہوگا اگر آپ کا اخلاق رہا، آپ کی محبت رہی، پوری دنیا ہوگی۔ (خطبات مفکر اسلام، جلد اول، ص ۱۳۵)

"میرا امیر Bycycle (سائیکل) پہ چلتا ہے، ڈھائی سو گز کے مکان میں رہتا ہے، اور جب وہ آواز دیتا ہے تو ڈھائیں مارتا ہوا سمندر موجود ہے۔" (عالمی اجتماع، ۲۰۱۰ء)

"میں سلام کرتا ہوں حضرت مولانا قاری شاکر کی خدمات کو اور ان کی تحریک کو اور ان کی تعمیر کو ان کی انسان سازی کو اور نوجوانوں پر ان کے اثرات کو۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ صرف سن کر مت چلے جایئے گا بلکہ کام کا طریقہ یہ ہے کہ سنی دعوت اسلامی کے باضابطہ رکن بن جایئے، اپنے بچوں اور نوجوانوں کو شامل کیجیے اس تحریک میں اور اس تحریک کو عالمگیر تحریک بنا دیجیے۔" (خطبات اعظمی، تیرا بیان نمبر ۱۵)

• **پیر طریقت، رہبر شریعت حضرت علامہ غلام عبدالقادر علوی صاحب قبلہ** (سجادہ نشین خانقاہ فیض الرسول وناظم اعلی دارالعلوم فیض الرسول، براؤں شریف، یوپی)

"موصوف اپنے گوناگوں خصائل حمیدہ کے سبب خواص علما ومشائخ کی نگاہ میں انتہائی قدر وعزت سے دیکھے جاتے ہیں۔ اصلاح عقائد واعمال کی عالمی تحریک "سنی دعوت اسلامی" کے بانی، امیر وسربراہ کی حیثیت سے ان کی مذہبی خدمات کا سلسلہ بھی براعظم تک پھیلا ہوا ہے۔ دنیا کے مختلف خطوں کے لوگ دین کی تڑپ لے کر جب اس پاکیزہ تحریک سے وابستہ ہوئے تو ان کی زندگی میں اعتقادی، عملی وفکری حیثیت سے ایسا انقلاب آیا کہ وہ تحمل وبردباری، سنجیدگی ومتانت، ایثار وخودداری، دین کے لئے جاں نثاری وفاداری کا مرقع اور صاحب کردار مسلمان کی عملی تصویر بن گئے۔ کچھ لے تو راستی گفتار وپاکیزگی کردار سے آراستہ ہو کر اپنے ماحول میں دعوت واصلاح کے لئے خود کو اس طرح وقف کر دیا کہ دوسروں کے لئے رہبر ورہنما بن گئے۔" (برکات شریعت، مجلد، ص ۴۳)

• **حضرت علامہ مولانا افتخار احمد صاحب قادری مصباحی** (استاذ دارالعلوم قادریہ غریب نواز، لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ)

"حضرت علامہ حافظ وقاری محمد شاکر نوری رضوی امیر سنی دعوت اسلامی جماعت اہل سنت کے قابل رشک علما میں سے ہیں، اعلائے کلمۃ اللہ کے سلسلے میں وہ اپنی تحریروں، تقریروں اور سرگرمیوں میں امتیازی شان کے مالک ہیں۔ ان کی خدمات کا دائرہ ایشیا، افریقہ، یورپ اور امریکہ وغیرہ میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ ان کی نگارشات بڑی وقیع، اہم اور قرآن وسنت کی روشنی سے منور ہوتی ہیں۔ ان کا اسلوب دل کش، موثر اور جاذب قلب ہوتا ہے۔ جو فرماتے یا لکھتے ہیں اپنی ذات کو اس کا اولین مخاطب کرتے ہیں اس لیے بے شمار پروانے ان کی شمع حیات کے گرد رقصاں اور نثار ہونے کے لیے تیار رہتے ہیں۔ ان کے رشحات قلم سے رونما ہونے والی متعدد نگارشات اس حقیقت پر شاہد عدل ہیں۔" (برکات شریعت برائے خواتین، ص ۴۳)

"جو حضرات دعوت کی فیلڈ میں کام کرتے ہیں وہ یقیناً عظیم وجلیل ہیں، کیوں کہ نبی کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے حجۃ الوداع کے تاریخی خطبہ میں فرمایا تھا "فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ" حاضرین پر فرض ہے کہ میرا یہ پیغام غائبین تک پہنچا دیں، گویا یہ حضرات نبی رحمت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حکم وفرمان کو بجا لانے کی سعادت وبرکت سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔ امت کا ہر فرد بھی یہ فریضہ انجام دے گا وہ رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا اطاعت شعار اور سعادت مند امتی ہوگا، لیکن یہی فریضہ اگر علما انجام دیں گے تو اس کی اہمیت وجلالت دوچند ہو جاتی ہے۔ علما کی یہ مجلسیں سراپا نور وبرکت ہوتی ہیں، زبان نبوت سے اس کا تعارف پڑھیے۔

سرور کائنات صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنے محبوب صحابی جو حضور کی نعلین مبارک اور مسواک مقدس اٹھایا کرتے تھے اور حضور کو پیش کرتے اور دوسری خدمات بھی انجام دیتے وہ عظیم صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ہیں، ان سے حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اے عبداللہ! علم دین کی مجلس میں تیرا بیٹھنا اس طرح کہ تو قلم چھوئے اور نہ کوئی حرف لکھے یہ ایک ہزار غلاموں کے آزاد کرنے سے بھی افضل وبہتر ہے اور عالم کے چہرے کو تیرا دیکھنا ایک ہزار گھوڑوں سے افضل ہے جسے تو راہ خدا میں صدقہ کرے اور عالم کو تیرا سلام عرض کرنا ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔ (لباب الحدیث از امام سیوطی) سنی دعوت اسلامی کے امیر محب گرامی حضرت علامہ مولانا محمد شاکر علی نوری صاحب زید مجدہ کو مذکورہ حدیث کے مفہوم کے تناظر میں دیکھا جائے تو حسن ظن کہتا ہے کہ آپ بھی اس حدیث کے مصداق ہیں۔" (برکات شریعت، مجلد، ص ۴۵)

• **مولانا عطیف میاں قادری بدایونی:** "آج پہلی بار اس محفل کی برکت سے امیر سنی دعوت اسلامی حضرت مولانا حافظ شاکر برکاتی کی زیارت ہوئی۔ میں ممبئی میں تھا، سنا تھا کہ ممبئی میں اجتماع ہوتا ہے، ایک دو بار گیا بھی تھا وہاں پر، میں سوچتا تھا ملاقات ہوگی تو ایک شعر عرض کروں گا علامہ اقبال کا، کہتا ہے شاعر مشرق کہ

نہ گھبرا تندی باد مخالف سے اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

دوسرا شعر خمار بارہ بنکوی کا کہ

نہ ہارا ہے عشق اور نہ دنیا تھکی ہے
دیا جل رہا ہے ہوا چل رہی ہے

• **علامہ نسیم اشرف حبیبی صاحب:** "سنی دعوت اسلامی کے امیر ہمارے امیر دعوت مولانا شاکر علی صاحب نوری نے یہ سب کچھ اس لیے کیا ہے کہ امت کے سامنے اس دنیا کی زندگی میں ایک کامیاب زندگی، خوشگوار زندگی اور پھر اس زندگی کے بعد جو آخرت کی زندگی ہے اس کے لیے آپ کا اتنا سرمایہ وہ دے دیں کہ جب آپ یہاں سے جائیں تو آپ مالا مال ہو کر جائیں۔" (عالمی اجتماع، ۲۰۱۱ء)

نبیرۂ صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمود اختر القادری صاحب: "مولانا حافظ وقاری محمد شاکر علی نوری امیر سنی دعوت اسلامی جس طرح اپنی دلنشیں تحریر کے ذریعہ اصلاح معاشرہ کی جدوجہد کر رہے ہیں اسی طرح تحریر ولٹریچر کے ذریعہ بھی تبلیغ واشاعت مسلک اعلی حضرت کی نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔" (برکات شریعت، مجلد، ص ۵۰)

• **حضرت مفتی محمد اختر حسین قادری علیمی صاحب:** "خدائے بزرگ وبرتر "سنی دعوت اسلامی" کے امیر، ارکان، داعیان اور متعلقین کو جزائے خیر دے جو اس دور پرفتن میں اسلامی اقدار وتعلیمات کو فروغ دینے کا بار گراں اپنے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور امت مسلمہ کی اصلاح کے لئے پیہم عمل اور مسلسل جدوجہد میں مصروف ہیں۔" (برکات شریعت، مجلد، ص ۵۳)

• **مفتی توفیق احسن برکاتی مصباحی:** "مولانا محمد شاکر نوری اپنے سینے میں ایک دردمند دل رکھتے ہیں جو امت مسلمہ کی زبوں حالی، تحصیل علوم سے تہی ان کی عدم دلچسپی اور دین سے دوری کو دیکھ کر خون کے آنسو روتا ہے۔ ان کی خواہش ہے کہ سنی دعوت اسلامی کی خدمات کو اتنی وسعت دے دی جائے کہ ہماری نوجوان نسل دین سیکھنے پر آمادہ ہو، اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے میں سنجیدہ ہو جائے۔ ان کے افکار میں دینی روشنی موجود ہو، ان کے کردار وعمل سے اسلام کی کرنیں پھوٹیں، وہ دینی وعلمی اعتبار سے پختہ کار ہو جائیں۔ اور سب سے بڑی فکر یہ ہے کہ انھیں سچا عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم حاصل ہو جائے۔"

"زمین کے اوپر کام، زمین کے نیچے آرام"، اور "اتحاد زندگی ہے اور اختلاف موت" نوجوان علما کا مطمح نظر ہو، ان میں دعوتی مزاج پیدا کیا جائے، انھیں سیاسی شعور عطا کیا جائے، دور حاضر کے چیلنجز کا ادراک ہو، جائز حدود میں رہتے ہوئے ماڈرن ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جائے، دینی وعصری تعلیم کا بہتر انتظام ہو اور تعلیم کے ساتھ ساتھ منظم تربیت کا بھی انتظام ہو۔ انھوں نے ایک جگہ لکھا ہے کہ "ایک مرتبہ میں نے حضور مفکر اسلام دام ظلہ سے عرض کیا کہ اختلافات کی ناگفتہ بہ پوزیشن میں دین کا کام کیسے کیا جائے؟ تو بڑی پیاری بات انھوں نے ارشاد فرمائی، کہا کہ "تم اپنے حصے کی شمع جلاتے جاؤ۔" یعنی کسی کی فکر کیے بغیر جتنا کام تم کر سکتے ہو اتنا ضرور کرو۔" (اہل سنت کی آواز، ۲۰۱۳ء، ص ۳۳۳)

دعوتی و فکری و علمی انجمن کا مجموعہ خطیب اعظم، مفکر اسلام، داعئ سنت خیر الانام علامہ قمر الزماں خاں (جنرل سکریٹری ورلڈ اسلامک مشن لندن)

ازقلم: مولانا امتیاز نجمی
(خطیب و امام مسجد فاطمۃ الزہرا، مالیگاؤں)

دعوتی و فکری و علمی انجمن کا مجموعہ خطیب اعظم علامہ قمر الزماں خان اعظمی قدامت پسندی اور جدت پسندی کے درمیان ہر دور میں کشمکش ہوتی رہی ہے جدت پسندوں نے ہمیشہ قدامت پسندوں کا مذاق اڑایا ہے اس کے باوجود قدامت پسندوں نے اپنی پاکیزہ روایات پر کاربند رہ کر جدت پسندی کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی۔ اسی طرح ہر زمانے میں ایسی پاکیزہ شخصیت پائی جاتی رہی جو اپنے اعمال و کردار کے اعتبار سے قدامت پسندی اور جدت پسندی کے درمیان ایک رابطے کی حیثیت رکھتی ہے جن کے دامن میں قدامت پسندی کا ایسا پاکیزہ نور پلتا ہے جس کی شعاعوں سے جدت پسندی کی راہ بھی منور ہو جاتی ہے اور منزل صاف نظر آنے لگتی ہے یہ وہ افراد ہوتے ہیں جو ملت کو ایک متوازن قالب میں ڈھال کر کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کی ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ عصر حاضر میں اس طرح کی خوبیوں والی ذات مفکر اسلام داعی سنت خیر الانام حضرت علامہ قمر الزماں خان اعظمی کی ہے جنہوں نے اپنی ایمانی اسلامی فکر و نظر اور مذہبی اعتبار سے یورپ جیسی خشک زمین پر اسلام و سنیت کی ایسی پاکیزہ فضا ہموار کر دی ہے جو لائق تقلید ہے آپ کی شخصیت پر کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مثل ہے تاہم آپ کی حیات و خدمات کا مختصر خاکہ ہدیہ قارئین کر رہے ہیں قصبہ اترپردیش میں اعظم گڑھ کی سرزمین علمی اعتبار سے بڑی زرخیز ہے اس نے ہر زمانے میں دین و ملت کی ناقابل فراموش شخصیات کو پروان چڑھایا ہے جن کی حیات و خدمات کے زریں اوراق آج بھی تاریخ کی پیشانی کے جھومر بنے ہوئے ہیں انہیں میں ایک نام علامہ قمر الزماں صاحب اعظمی کا بھی آتا ہے جو ضلع اعظم گڑھ کے ایک مردم خیز قصبہ خالص پور میں 23 مارچ 1946 کو اس خاندان میں جلوہ گر ہوئے اور حصول تعلیم کے بعد جب میدان دعوت و تبلیغ میں قدم رکھا تو ان کے علم و فضل کی شعاعیں یورپ و ایشیا کی وسعتوں میں پھیل گئی والد گرامی آپ کے والد گرامی کا نام عبد الحمید خان جن کا تخلص ناتواں تھا اہل خالص پور اور قرب و جوار کے لوگوں کا بیان ہے کہ جناب مولانا عبد الحمید خان مرحوم صوم و صلاۃ کے ساتھ تقوی و طہارت کے اعتبار سے بھی اپنے علاقے میں خاص مقام رکھتے تھے ان کا قلب خشیت ربانی اور حب محبوب الٰہی سے ہر وقت معمور رہتا بیعت و خلافت شبیہ غوث اعظم رئیس الاتقیا حضرت علامہ الحاج محمد مصطفی رضا نوری المعروف مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان حاصل ہے مگر خشیت الٰہی کا یہ عالم ہے کہ اب تک بیعت و ارشاد کا سلسلہ مرشد سے اجازت حاصل ہونے کے باوجود اپنے شروع نہیں فرمایا ہے علامہ موصوف کی کس کس خصوصیات کا ذکر کیا جائے رب قدیر نے آپ کو اپنے بے پناہ فضل و کرم سے نوازا ہے۔ اس کے باوجود نخوت و غرور کا دور دور تک سایہ آیا نظر نہیں آتا۔ یہ بھی خدائے تعالیٰ کا ان پر خاص انعام اکرام ہے ورنہ اچھے اچھے صاحب فضل و کمال کے اندر جب نخوت و غرور کا عکس نظر آنے لگتا ہے تو پھر کلاہ افتخار کی زینت وہ نہ رہ جاتی ہے جو ہونی چاہیے ہم نے دیکھا ہے کہ جس طرح آپ حقوق اللہ کی ادائیگی میں پابند نظر آتے ہیں وہیں حقوق العباد کو ادا کرنا اپنی زندگی کی معراج سمجھتے ہیں جس طرح اکابر کا ادب کرنا اور معاصرین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اپنے لئے لازم سمجھتے ہیں وہی اصاغر (چھوٹوں) پر شفقت و محبت کے پھول نچھاور کرتے ہوئے بے پناہ فرحت و سرور محسوس کرتے ہیں۔ بالا سے سرش زہوشمندی ۔۔۔ می تافت ستارہ بلندی ۔۔۔ ایں سعادت بزور بازو نیست ۔۔۔ تانہ بخشد خدائے بخشندہ ۔۔۔ یہ قصہ لطیف ابھی ناتمام ہے ۔۔۔ جو کچھ ہوا یہاں وہ آغاز باب تھا ۔۔۔

(علامہ قمر الزماں کے اساتذہ کرام) 1 جلالۃ العلم استاذ العلماء حضور حافظ ملت علامہ عبد العزیز محدث مراد آبادی بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور موجودہ عربک یونیورسٹی اعظم گڑھ یوپی 2 حضرت علامہ حافظ عبد الرؤف صاحب بلیاوی قدس سرہ سابق نائب شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور 3 بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب مدظلہم العالیہ 4 اشرف العلماء حضرت علامہ الحاج سید محمد حامد اشرف مدظلہ العالی 5 ماہر معقولات حضرت علامہ ظفر ادیبی صاحب قبلہ مبارک پوری 6 حضرت علامہ محمد شفیع صاحب سابق ناظم اعلی جامعہ اشرفیہ مبارک پور 7 حضرت الحاج قاری یحییٰ صاحب مبارکپوری (علامہ موصوف پر نوری فیضان) ایک مرتبہ آپ سرزمین جبلپور پر حضرت علامہ عبد السلام جبل پوری علیہ الرحمہ کے عرس میں جہاں حضور مفتی اعظم ہند جلوہ افروز تھے وہی آپ بھی موجود تھے حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے حضور برہان ملت علیہ الرحمہ کو اشارہ فرمایا کہ قمر الزماں کو تقریر کا موقع دیا جائے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ کے نام کا اعلان ہوا اور آپ نے تقریر شروع فرمائیں۔ عجب اتفاق تھا کہ تھوڑی دیر کے بعد آپ کو نقاہت محسوس ہونے لگی اور آپ تقریر ختم کر کے بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے دوبارہ تقریر کرنے کے لئے آپ کو حکم فرمایا پھر آپ نے دوبارہ جب تقریر شروع کی تو اس وقت آپ کی اعلی فکر اور عمدہ گفتگو کے ساتھ انداز بیان ایسا تھا کہ آپ کے مرشد حضور مفتی اعظم ہند اور حضور برہان ملت علیہ الرحمۃ والرضوان کے ساتھ ساتھ سارے لوگوں نے اس کو سراہا پھر دونوں بزرگوں نے بے پناہ دعاؤں سے آپ کو نوازا جبلپور کی تاریخ میں علامہ موصوف کے ساتھ ان کی اس تقریر کو بڑی مقبولیت اور اہمیت حاصل ہوئی جس کی حلاوت اہل جبلپور آج تک محسوس کر رہے ہیں اور دو عظیم بزرگوں کی موجودگی میں ایسی کامیاب تقریر کرنا آپ کے اعلی مفکر اور بہترین خطیب ہونے کی روشن دلیل ہے اسلام کا مفکر فکر کرنے والے کو مفکر اور اسلامی روایات تہذیب و تمدن سے متعلق جس کی فکر ہو اس کو مفکر اسلام کہتے ہیں جب یہ بات آپ کی سمجھ میں آ گئی تو اب علامہ قمر الزماں کی حیات و خدمات کا بغور مشاہدہ کریں تو اس مرد مجاہد کی ہر تحریر و تقریر جلوت و خلوت کو اسلام کے ارتقا اور مسلمانوں کی زبوں حالی کے سدباب کی فکر میں ہر وقت مصروف عمل پائیں گے اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ مذہبی اعتبار سے مولوی مولانا حافظ قاری ہو جانا آسان کام ہے مگر قائد مذہب و ملت ہو جانا قائد فکر و نظر ہو جانا یہ ہر انسان کے بس کی بات نہیں جب انسان ان مراحل سے گزرتا ہے تب دنیا اسے مفکر اسلام کہتی ہے مفکر اسلام محض ان کا لقب ہی نہیں ہے بلکہ صحیح معنوں میں اسلام کے عظیم مفکر اور قوم مسلم کے عظیم مدبر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں ان کی نشست و برخاست دیکھنے والے ضرور اس بات سے آگاہ ہوں گے کہ ان کی بیدار فکر کا یہ عالم ہے کہ وہ ہر وقت ہر لمحہ اسلامی فکر پیش کرتے ہیں قومی درد کا یہ عالم ہے کہ کتنی بار ان کی آنکھوں سے آنسو کے قطرات موتیوں کی شکل میں ٹپکتے دیکھے گئے ہیں جب بھی دعا کرتے ہوئے دیکھا گیا تو مسلمانوں کی عزت و وقار اور سربلندی ہی کی دعا کرتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ اسلامی فکر کو انھوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہو۔ مفکر اسلام روایتی بنیاد پر دیا گیا لقب نہیں بلکہ ہر اعتبار سے حقیقت پر مبنی ان کا ایک طرہ امتیاز اور علامتی نشان ہے جس سے علماء اور عوام دونوں بالاتفاق آپ کو مفکر اسلام کی حیثیت سے جانتے اور پہچانتے ہیں عالمی سطح پر اشاعت دین کے حوالے سے خلیفہ حضور مفتی اعظم کی ذات بڑی مشہور و مقبول ہے آپ کی خدمات کا دائرہ قریب نصف صدی پر محیط رہا ہے آپ نے بہت سے فتنوں کا بروقت جواب دیا رشدی فتنہ سامانیوں کے عنوان پر بروقت آواز اٹھائی باطل فرقوں کے مقابل اہلسنت کی حقانیت کا برملا اظہار فرمایا اپنی خطابت کے ذریعے دین و سنیت کی اشاعت کا فریضہ تادم تحریر کامیابی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں خدمت دین کے لئے دنیا کے اکثر ملکوں کا سفر کر چکے ہیں مشاہدات تجربات کی روشنی میں فروغ اہلسنت کے لئے تدبر و تفکر سے کام لیتے ہیں آپ کی خطابت کے متعلق اکابر علمائے اسلام بھی بڑے بڑے ادبا و سخن داں آپ کی خطابت و تفکر کا لوہا مانتے ہیں۔ علامہ موصوف کی بے لوث خدمات کے پیش نظر رضا اکیڈمی ممبئی نے 3 اپریل 2011 کو حضور مفتی اعظم ہند گولڈ میڈل ایوارڈ سے نوازا اور اس موقع پر آپ کی حیات خدمات اور کارہائے نمایاں کا ذکر جمیل بعنوان تجلیات قمر شائع کیا جس میں علماء مفکرین اور دانشوروں کے مضامین و تاثرات شامل ہیں۔ یورپ کی سرزمین پر کم و بیش چالیس سے پچاس سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود وہاں کی عریانیت سے یہ اثر ہوا کہ آپ پر کوئی اثر نہیں پڑا بلکہ یورپ کی مکدر فضا میں رہ کر وراثت انبیاء کا وہ زریں نمونہ پیش کر رہے ہیں کہ جہاں پڑاؤ ڈالتے جا رہے ہیں شمع اسلام روشن ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے اور اسلام کا آفاقی پیغام اس طرح اپنے قول و عمل سے پیش کر رہے ہیں کہ کثیر تعداد میں غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر توبہ کر کے داخل اسلام ہوتے جا رہے ہیں علامہ کا سنی دعوت اسلامی سے سچا لگاؤ سنی دعوت اسلامی سے علامہ موصوف کا لگاؤ اتنا مضبوط ہے اکثر پروگرامات میں علامہ موصوف کی شرکت یقینی ہوتی ہے بالخصوص وادی نور آزاد میدان بومبے کے سنی اجتماع میں آپ جو دعوتی و فکری خطابات فرماتے ہیں وہ کتنا قابل رشک ہوتا ہے ان کی افادیت مسلم و برحق ہے شعر و ادب سے بھی خاصا ذوق ہے شعر کہتے بھی ہیں اور موقع محل کی مناسبت سے برتتے بھی ہے دوران خطابت برجستہ چست اشعار بڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ خیابان مدحت کے نام سے ایک مجموعہ کلام شائع ہو چکا ہے اشعار میں سوز دروں ہے سنجیدگی و متانت اور فکر و شعور کی بلندی جلوہ گر ہے اتری ہیں بہار جب تیرے رخ پہ تبسم ہو لبوں سے پھول جھڑتے ہیں جو تو تکلم ہو تجھے جو بن ملے

تیرا بنے وہ تجھ میں ہی گم ہو
گلستاں کا شیدا حسن سارا

علامہ موصوف کی دینی و ملی خدمات دینی و ملی خدمات کے باب میں علامہ قمر الزماں صاحب شروع ہی سے بڑے متحرک و فعال رہے ہیں 1964 میں انہوں نے الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد یوپی کی بنیاد ڈالی اور آج تک اس کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ الجامعۃ الاسلامیہ اہلسنت کا ایسا مثالی ادارہ ہے جہاں سے ہر سال سیکڑوں کی تعداد میں علماء، فضلا اور قراء فارغ ہوتے ہیں جامعہ کے فارغین دنیا کے بیشتر مقامات پر دینی و ملی خدمات انجام دے رہے ہیں جس کی فہرست طویل ہے الجامعۃ الاسلامیہ روناہی کی تعمیر کے موقع پر آپ نے اپنے خون جگر سے تعمیر کاری کا ایسا فریضہ انجام دیا ہے کہ رہتی دنیا تک اسے یاد کیا جائے گا وہ زمانہ کیا تھا جب فیض آباد کے دیہاتوں میں اپنے وقت کا عظیم مفکر کبھی پیدل اور کبھی سائیکل سے دور دراز علاقوں کا سفر کر کے تعمیر کے اسباب جمع کر رہا تھا اور کبھی مزدوروں کے ساتھ اینٹ سمنٹ اور ریتی اپنے ہاتھوں سے معمار کو دے کر سنت رسول کی لذت سے شاد کام کر رہا تھا جو زندگی کی معراج ہے روانگی برطانیہ سنہ 1970 کے اوائل میں ہی علامہ قمر الزماں۔ آسمان خطابت پر مہر درخشاں بن کر ایک عالم کو روشن کر رہے تھے یہی وجہ تھی کہ پورے ہندوستان میں کوئی بھی بڑا اجلاس ہوتا اس میں مقرر خصوصی کی حیثیت سے علامہ کی شرکت ضرور ہوتی۔ آپ کی اعلی فکری صلاحیتوں کی بنیاد پر سنہ 1976 میں ورلڈ اسلامک مشن کے مشن کے تحت چند ماہ کے تبلیغی دورے پر آپ کو مدعو کیا گیا لیکن اس مدت میں وہاں کے لوگوں نے آپ کا دینی خلوص اور داعیانہ طرز کو دیکھ کر وہیں مقیم ہونے پر مجبور کر دیا مزید قائد اہلسنت حضرت علامہ ارشد القادری صاحب علیہ رحمہ کے شب و روز کی تبلیغی کاوشوں نے آپ کو وہاں سے آنے کی اجازت نہیں دی پھر آپ ورلڈ اسلامک مشن کے جوائنٹ سکریٹری منتخب ہو گئے اور اب جنرل سکریٹری کے عہدے پر فائز ہو کر مشن کے سارے امور کو بخوبی انجام دے رہے ہیں سنہ 1980 میں جنرل سکریٹری کی حیثیت سے آپ کا انتخاب کر لیا پھر آج تک اس ذمہ داری کو آپ دین کے ایک مخلص خادم کی حیثیت سے انجام دے رہے ہیں ورلڈ اسلامک مشن اہلسنت و جماعت کی بین الاقوامی نمائندہ تنظیم ہے اس کا قیام سن 1974 میں مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین پر دار الارقم میں ہوا اس کے بانی کی حیثیت سے دو شخصیتیں نمایاں ہیں قائد اہلسنت شہزادہ مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ احمد نورانی میاں صاحب کی (پاکستان صدر ورلڈ اسلامک مشن) بانی مدارس کثیرہ رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمۃ والرضوان (ہندوستان سابق نائب صدر ورلڈ اسلامک مشن) ورلڈ اسلامک مشن کی خدمات اس تنظیم کے ذریعے بہت سارے کارہائے نمایاں انجام پاتے ہیں سیکڑوں مقامات پر مسجدیں تعمیر ہوئی ہے بلکہ بعض ممالک تو ایسے ہیں جہاں پر سب سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کا شرف ورلڈ اسلامک مشن ہی کو حاصل ہے ناروے جسے دنیا کی چھت کہا جاتا ہے وہاں بھی سب سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کا شرف جسے حاصل ہے وہ ورلڈ اسلامک مشن ہے دنیا بھر میں درجنوں مدارس اس تنظیم کے تحت چل رہے ہیں اسی تنظیم نے روس سے آزاد ہونے والے اسلامی ممالک میں سب سے پہلے دس لاکھ قرآن مقدس کا نسخہ تقسیم کرنے کا شرف حاصل کیا دنیا میں جہاں مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے ظالموں کے خلاف احتجاج اور مظلوموں کی حمایت میں اٹھنے والی سب سے قد آور آواز اسی تنظیم کی ہوتی ہے سچ تو یہ ہے کہ ملت کے ہر کرب ناک موڑ پر تعاون کے لیے تنظیم اپنا ہاتھ بڑھاتی ہے۔ بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کو سب سے زیادہ پناہ دینے والی بیت المقدس کی بازیابی اور فلسطینی مجاہدین کی حمایت میں سب سے پہلی آواز بلند کرنے والی سلمان رشدی کی شیطانیت کے خلاف برطانیہ جیسی سرزمین پر زبردست مظاہرہ کرنے والی یہی تنظیم ہے غرض کے آج کے پر آشوب ماحول میں ملت اسلامیہ کو درپیش بے شمار مسائل کے حل کا نام علامہ قمر الزماں کی تحریک کا نام ہے۔ اس کے علاوہ علامہ اعظمی صاحب بہت سی تنظیموں سے وابستہ ہے یوں تو علامہ اپنی ذات میں خود انجمن ہے لیکن کام کو وسیع پیمانے پر انجام دینے کے لیے افراد کی ضرورت ہوتی ہے اسی لئے علامہ موصوف کسی تنظیم کے بانی یا سرپرست کی حیثیت سے ضرور وابستہ ہے تاکہ دنیا کے مختلف گوشوں سے ہمیشہ رابطہ رکھا جا سکے اور بدلتے ہوئے حالات سے برابر مطلع بھی ہو سکے مانچسٹر برطانیہ کی مرکزی مسجد کے آپ بانی ہونے کے ساتھ ساتھ خطیب و امام بھی ہے اس کے علاوہ بہت ساری تنظیموں سے آپ کی وابستگی اس طور پر ہے 1 نائب صدر جمعیت جامعہ مدینۃ الاسلام ہالینڈ 2 ٹرسٹی متولی اور سوسائٹی ہوسٹن امریکا 3 ٹرسٹی متولی ورلڈ اسلامک مشن کینیڈا 4 ٹرسٹی متولی ورلڈ اسلامک مشن امریکا 5 سرپرست سنی دعوت اسلامی ممبئی انڈیا 6 بانی اتحاد یوتھ موومنٹ ساؤتھ امریکہ یہ سب علامہ کی ایک ناقابل فراموش خدمات اہل اسلام کے لئے ہے (علامہ موصوف کے مقاصد) 1 غیر مسلموں کے درمیان اسلام کو موثر انداز میں پیش کرنا 2 اہلسنت و جماعت کی فکری عالمی سیاسی رہنمائی کرنا 3 علمائے اہلسنت کا رابطہ علماء اسلام سے خصوصی علمائے عرب سے قائم کرنا 4 پوری دنیا میں بسنے والے اہل سنت و جماعت کے درمیان ایک مربوط رشتہ قائم کرنا 5 نئی زمینیں دریافت کرنا جہاں اسلام کا آفاقی پیغام نہیں پہنچا ہے پھر وہ اسلام کا پیغام موثر انداز میں پیش کرنا 6 پوری دنیا میں مساجد و مدارس قائم کرنا 7 مسلمانوں کی وہ آبادی جہاں کے بسنے والے کے عقائد و اعمال مسلک اعلیٰحضرت سے ہم آہنگ نہیں ہیں ان کے درمیان اعلیٰ حضرت کا واضح تعارف پیش کرنا اسلام اپنی صداقت و آفاقیت کے باعث مقبول و دلپذیر ہے گزری کی صدیوں میں تمام مذاہب و ادیان کا حملہ صرف اسلام پر رہا ہے ناموس رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین و جسارت کے جتنے فتنے اٹھے ان کا مقصد اسلام کے سیل رواں کو روکنا تھا پروپیگنڈا اہم شرعی قوانین پر نکتہ چینی اور مستشرقین کی تحقیقات اسلام مخالف سازش کا حصہ ہے ان کے سدباب کے لئے ہر دور میں مقبولان بارگاہ الٰہی کا وجود مسعود رہا ہے خلیفہ حضور مفتی اعظم خطیب اعظم مفکر اسلام علامہ قمر الزماں خان اعظمی مجدد دین متین کے مخلص داعی اسلامی علوم کے ماہر اور نباض قوم ہیں اپنے بڑی حکمت و دانش اور فہم و فراست کے ساتھ مغربی فتنوں سے زہر آزمائی کی اور ہر اٹھنے والے طوفان کا بروقت دندان شکن جواب دے کر اسلام کے فری رنج کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا۔

ایک شام عالمی شہرت یافتہ نعت خواں کے ساتھ

الحمد للہ آج عالمی شہرت یافتہ نعت خواں بلبل باغ مدینہ الحاج قاری محمد رضوان خان صاحب قبلہ (پرنسپل ہاشمیہ کالج ممبئی) جن کی کامیاب زندگی لاکھوں لوگوں کے لیے رول ماڈل بن چکی ہے جن کا شمار دنیا کے مشہور و معروف نعت خوانوں میں ہوتا ہے

سوال: آپ کی پیدائش کہاں اور کس گھرانے میں ہوئی؟
جواب: راجہ پور، رتنا گری، مہاراشٹر میں ہوئی۔

سوال: آپ کی ابتدائی تعلیم کہاں ہوئی؟
جواب: راجہ پور میں پرائمری اور سیکنڈری کی تعلیم نوجیون ہائی سکول میں ہوئی۔ کھرا پاٹن میں ایس ایچ سی، بی ایس سی رتنا گری میں کی عروس البلاد کی سرزمین میں انسٹیٹیوٹ آف سائنس میں ایم ایس سی کی تعلیم حاصل کی۔

سوال: نعت کا شوق کہاں سے پیدا ہوا؟
جواب: یہ اللہ کی عطا ہے۔ لیکن اس میں میری والدہ کی تربیت کا بڑا رول رہا ہے بچپن سے میری والدہ کی عادت تھی کہ میں ان کی گود میں ہوتا تھا اور وہ نعت پڑھتی تھی قرآن کی تلاوت کرتی تھی یہ سنتے سنتے مجھے جذبہ پیدا ہوا اتفاق کی بات میرے والدین بھی بہت اچھے انداز سے نعت سرور کونین پڑھتے تھے۔ میرے والد اذان بہت اچھے انداز سے دیا کرتے تھے جسے غیر مسلم بھی شوق سے سنا کرتے تھے آج بھی راجہ پور میں ان کی اذان یاد کی جاتی ہے۔ بچپن گاؤں میں عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہوتے علماء کرام کی آمد ہوتی تو مجھے اس میں موقع دیا جاتا تھا اسکول کے سالانہ پروگرامات میں موقع ملتا تھا۔ شروع سے میں بہت شرمیلا تھا اسٹیج پروگرامات پر جانے سے ڈر سا لگتا تھا مگر وقت نے مجھے حوصلہ دیا ہمارے گاؤں میں ایک پرانا رواج ہے گیارہویں شریف کے موقع پر غوث پاک کی بارگاہ میں وظیفہ کی محفل میں شرکت کرنا ان ساری چیزوں کے ماحول کا اثر میرے اوپر مسلسل رہا ہے۔ جس وجہ سے بچپن سے ہی مجھے یہ تربیت ملی کہ میں محبوب خدا کی نعتیں سنا رہا ہوں۔

سوال: فلک بوس عمارتوں کے ساتھ ساتھ آپ زمین بوس عمارتوں کے درمیان دو ریلوے ٹریک کے درمیان کیسے نعت سنائیں؟
جواب: ہمارے اسکول کے کچھ طلباء غریب خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی دعوت پر میں نے ریل ٹریک کے بیچ میں نعتیں سنائی۔

سوال: سنی دعوت اسلامی کی بنیاد کب ہوئی اور اس میں آپ کا کردار کیا ہے؟
جواب: سنی دعوت اسلامی 1991 میں وجود میں آئی ہمارا پہلا اجتماع وادی نور آزاد میدان میں 1991 میں ہوا اس سے پہلے سے ہم وابستہ رہے ہیں۔ میرے اس کامیاب زندگی میں دو انتہائی کامیاب شخصیتوں بڑا رول رہا ہے اس میں امیر سنی دعوت اسلامی حضرت مولانا شاکر علی نوری صاحب قبلہ اور ہمارے بڑے کرم فرما برادر عزیز الحاج محمد عثمان بھائی زرو والا شروع میں جو حالات سے ایجوکیشن، گائیڈنس اور جاب کے تعلق سے عثمان بھائی کا اس میں بہت ہی زیادہ رول رہا ہے اور آج بھی ہیں۔ حضور امیر سنی دعوت اسلامی کا کیا کہنا وہ اپنے آپ میں ایک انجمن ہے وہ ایک ہمارے قائد ہے۔ ابتدائی زمانے میں حضرت ہی تلاوت کرتے، نعت رسول پڑھتے، پھر خطاب فرماتے، سنت بیان کرتے، ذکر کراتے، دعا کرتے ان کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوا۔ ان کے خطابات عشق و انداز انوکھے اور اچھوتے ہوتے ہیں۔ عالمی مرکز اسماعیل حبیب مسجد میں ہفتہ وار اجتماع میں جو میں نے پہلی نعت پڑھی تھی وہ "سرکار کا پیارا روضہ انور دکھا دے" پہلا موقع تھا جب اسماعیل حبیب مسجد عاشقوں سے بھری ہوئی تھی سارا مجمع میرے ساتھ پڑھ رہا تھا۔

سوال: یو کے میں پہلی مرتبہ کب پروگرام ہوا؟
جواب: 1997 میں بولٹن میں پہلی مرتبہ اجتماع ہوا تھا اس میں پہلی مرتبہ میں حاضر ہوا اس کے بعد مسلسل آنا ہوتا ہے۔ مدینہ شریف، ملاوی، زمبابوے، مسقط، سعودی عربیہ، عرب امارات جیسے دبئی، ابوظہبی، شارجہ میں بھی نعتیں سنانے کا موقع ملتا ہے۔

سوال: مدینہ شریف میں پہلی حاضری کب ہوئی؟
جواب: 1991 میں پہلی دفعہ ہوئی اس کے بعد مسلسل ہوتی رہتی ہے

سوال: فیملی کے لئے اپنے چاہنے والوں کے لئے کس طرح وقت نکالتے؟
جواب: اس میں میری فیملی کی قربانیاں موجود ہے میں زیادہ وقت گھر پر رہتا نہیں سرکار کی ثنا خوانی کے لئے وقت وقف کر رکھا ہے تو فیملی بھی نہیں کہتی کہ آپ گھر پر زیادہ وقت نہیں دیتے

سوال: زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے چاہنے والوں کو کیا پیغام دیں گے؟
جواب: ایک ہی چیز جسے میں سب سے ضروری سمجھتا ہوں جو ہے اخلاص جہاں اخلاص ہوگا وہاں کامیابی قدم چومتی ہے اخلاص کے ساتھ کام کرے یہ نہ سوچے کہ اس سے مجھے کیا ملےگا۔

• علامہ موصوف کی دینی و ملی خدمات • دینی و ملی خدمات کے باب میں علامہ قمر الزماں صاحب شروع ہی سے بڑے متحرک و فعال رہے سن 1964 میں انھوں نے الجامعۃ الاسلامیہ روناہی فیض آباد یوپی کی بنیاد ڈالی اور آج تک اس کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ الجامعۃ الاسلامیہ اہلسنت کا ایسا مثالی ادارہ ہے جہاں سے ہر سال سیکڑوں کی تعداد میں علماء و فضلا اور قراء فارغ ہوتے ہیں جامعہ کے فارغین دنیا کے بیشتر مقامات پر دینی و ملی خدمات انجام دے رہے ہیں جس کی فہرست طویل ہے الجامعۃ الاسلامیہ روناہی کی تعمیر کے موقع پر آپ نے اپنے خون جگر سے شجر کاری کا ایسا فریضہ انجام دیا ہے کہ رہتی دنیا تک اسے یاد کیا جائے گا وہ زمانہ کیا تھا جب فیض آباد کے دیہاتوں میں اپنے وقت کا عظیم مفکر کبھی پیدل اور کبھی سائیکل سے دور دراز علاقوں کا سفر کر کے تعمیر کے اسباب جمع کر رہا تھا اور کبھی مستر دوروں کے ساتھ اینٹ سمٹ اور ریتی اپنے ہاتھوں سے معمار کو دے کر سنت رسول کی لذت سے شاد کام کر رہا تھا جو زندگی کی معراج ہے • رونق برطانیہ • سنہ 1970 کے اوائل میں ہی علامہ قمر الزماں آسمان خطابت پر مہر درخشاں بن کر ایک عالم کو روشن کر رہے تھے یہی وجہ تھی کہ پورے ہندوستان میں کوئی بھی بڑا اجلاس ہوتا اس میں مقرر خصوصی کی حیثیت سے علامہ کی شرکت ضرور ہوتی۔ آپ کی اعلیٰ فکری صلاحیتوں کی بنیاد پر سنہ 1976 میں ورلڈ اسلامک مشن کے مشن کے تحت چند ماہ کے تبلیغی دورے پر آپ کو مدعو کیا گیا لیکن اس مدت میں وہاں کے لوگوں نے آپ کا دینی خلوص اور دعوتی طرز کو دیکھ کر وہیں مقیم ہونے پر مجبور کر دیا مزید قائد اہلسنت حضرت علامہ ارشد القادری صاحب علیہ رحمہ کے شب و روز کی تبلیغی کاوشوں نے آپ کو وہاں سے آنے کی اجازت نہیں دی۔ پھر آپ ورلڈ اسلامک مشن کے جوائنٹ سکریٹری منتخب ہو گئے اور اب جنرل سکریٹری کے عہدے پر فائز ہو کر مشن کے سارے امور کو بخوبی انجام دے رہے ہیں سنہ 1980 میں جنرل سکریٹری کی حیثیت سے آپ کا انتخاب کر لیا پھر آج تک اس ذمہ داری کو آپ دین کے ایک مخلص خادم کی حیثیت سے انجام دے رہے ہیں • ورلڈ اسلامک مشن • اہلسنت و جماعت کی بین الاقوامی نمائندہ تنظیم ہے اس کا قیام سن 1974 میں مکہ مکرمہ کی مقدس سرزمین پر دار الارقم میں ہوا اس کے بانی کی حیثیت سے دو شخصیتیں نمایاں ہیں قائد اہلسنت شہزادہ مبلغ اسلام حضرت علامہ شاہ احمد نورانی میاں صاحب کی (پاکستان صدر ورلڈ اسلامک مشن) بانی مدار سے کشیدا رئیس القلم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ

والرضوان (ہندوستان سابق نائب صدر ورلڈ اسلامک مشن) • ورلڈ اسلامک مشن کی خدمات • اس تنظیم کے ذریعے بہت سارے کارہائے نمایاں انجام پاتے ہیں سیکڑوں مقامات پر مسجدیں تعمیر ہوئی ہے بلکہ بعض ممالک تو ایسے ہیں جہاں پر سب سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کا شرف ورلڈ اسلامک مشن ہی کو حاصل ہے ناروے جسے دنیا کی چھت کہا جاتا ہے وہاں بھی سب سے پہلی مسجد تعمیر کرنے کا شرف جسے حاصل ہے وہ ورلڈ اسلامک مشن ہے دنیا بھر میں درجنوں مدارس اس تنظیم کے تحت چل رہے ہیں اسی تنظیم نے روس سے آزاد ہونے والے اسلامی ممالک میں سب سے پہلے دس لاکھ قرآن مقدس کا نسخہ تقسیم کرنے کا شرف حاصل کیا دنیا میں جہاں مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے ظالموں کے خلاف احتجاج اور مظلوموں کی حمایت میں اٹھنے والی سب سے قد آور آواز اسی تنظیم کی ہوتی ہے سچ تو یہ ہے کہ ملت کے ہر کرب ناک موڑ پر تعاون کے لیے تنظیم اپنا ہاتھ بڑھاتی ہے بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کو سب سے زیادہ پناہ دینے والی، بیت المقدس کی بازیابی اور فلسطینی مجاہدین کی حمایت میں سب سے پہلی آواز بلند کرنے والی، سلمان رشدی کی شیطانیت کے خلاف برطانیہ جیسی سرزمین پر زبردست مظاہرہ کرنے والی یہی تنظیم ہے غرض کے آج کے پر آشوب ماحول میں ملت اسلامیہ کو درپیش بے شمار مسائل کے حل کا نام علامہ قمر الزماں کی تحریک کا نام ہے۔ اس کے علاوہ علامہ اعظمی صاحب بہت سی تنظیموں سے وابستہ ہے یوں تو علامہ اپنی ذات میں خود انجمن ہے لیکن کام کو وسیع پیمانے پر انجام دینے کے لیے افراد کی ضرورت ہوتی ہے اسی لئے علامہ موصوف کسی تنظیم کے بانی یا سرپرست کی حیثیت سے ضرور وابستہ ہے تاکہ دنیا کے مختلف گوشوں سے ہمیشہ رابطہ رکھا جائے اور بدلتے ہوئے حالات سے برابر مطلع بھی ہو سکے مانچسٹر برطانیہ کی مرکزی مسجد کے آپ بانی ہونے کے ساتھ ساتھ خطیب و امام بھی ہے اس کے علاوہ بہت ساری تنظیموں سے آپ کی وابستگی اس طور پر ہے 1 نائب صدر جمعیت جامعہ مدینۃ الاسلام ہالینڈ 2 ٹرسٹی متولی اور سوسائٹی ہوسٹن امریکا 3 ٹرسٹی متولی ورلڈ اسلامک مشن کینیڈا 4 ٹرسٹی متولی ورلڈ اسلامک یا س امریکا 5 سرپرست سنی دعوت اسلامی ممبئی انڈیا 6 بانی اصلاح یوتھ و حوت موومنٹ ہوسٹن امریکا یہ سب علامہ کی ایک ناقابل فراموش خدمات اہل اسلام کے لئے ہے • علامہ موصوف کے مقاصد • 1 غیر مسلموں کے درمیان اسلام کو موثر انداز میں پیش کرنا 2 اہلسنت و جماعت کی فکری عالمی سیاسی رہنمائی کرنا 3 علمائے اہلسنت کا رابطہ علماء اسلام سے خصوصی علمائے عرب سے قائم کرنا 4 پوری دنیا میں بسنے والے اہل سنت و جماعت کے درمیان ایک مربوط رشتہ قائم کرنا 5 نئی زمینیں دریافت کرنا جہاں اسلام کا آفاقی پیغام نہیں پہنچا ہے پھر وہ اسلام کا پیغام موثر انداز میں پیش کرنا 6 پوری دنیا میں مساجد و مدارس قائم کرنا 7 مسلمانوں کی وہ آبادی جہاں کے بسنے والے کے عقائد و اعمال مسلک

اعلیحضرت سے ہم آہنگ نہیں ہیں ان کے درمیان اعلیٰ حضرت کا واضح تعارف پیش کرنا اسلام اپنی صداقت و آفاقیت کے باعث مقبول و پذیر ہے گزری کی صدیوں میں تمام مذاہب و ادیان کا حملہ صرف اسلام پر رہا ہے ناموس رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم میں توہین و جسارت کے جتنے فتنے اٹھے ان کا مقصد اسلام کے سیل رواں کو روکنا تھا پروپیگنڈا اسم شرعی قوانین پر نکتہ چینی اور مستشرقین کی تنقیدات اسلام مخالف سازش کا حصہ ہے ان کے سدباب کے لئے ہر دور میں مقبول انی بارگاہ الہی کا وجود مسعود رہا ہے خلیفہ حضور مفتی اعظم خطیب اعظم مفکر اسلام علامہ قمر الزماں خان اعظمی ندوی دین متین کے مخلص داعی اسلامی علوم کے ماہر اور نباض قوم ہیں اپنے بڑی حکمت و دانش اور فہم و فراست کے ساتھ مغربی فتنوں سے زہر آزمائی کی اور ہر اٹھنے والے طوفان کا بروقت دندان شکن جواب دے کر اسلام کے طری رنج کی حفاظت کا فریضہ انجام دیا

• علامہ قمر الزماں کے اساتذہ کرام • 1 جلالۃ العلم استاد العلماء حضور حافظ ملت علامہ عبد العزیز محدث مراد آبادی بانی الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور موجودہ عربک یونیورسٹی اعظم گڑھ یوپی 2 حضرت علامہ حافظ عبد الرؤف صاحب بلیاوی قدس سرہ سابق نائب شیخ الحدیث الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور 3 بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب برکاتہم العالیہ 4 اشرف العلماء حضرت علامہ الحاج سید محمد حامد اشرف مدظلہ العالی 5 ماہر معقولات حضرت علامہ ظفر ادیبی صاحب قبلہ مبارک پوری 6 حضرت علامہ محمد شفیع صاحب سابق ناظم اعلیٰ جامعہ اشرفیہ مبارک پور 7 حضرت الحاج قاری یحییٰ صاحب مبارکپوری •• علامہ موصوف پر نوری فیضان • ایک مرتبہ آپ سرزمین جبلپور پر حضرت علامہ عبد السلام جبل پوری علیہ الرحمہ کے عرس میں جہاں حضور مفتی اعظم ہند جلوہ افروز تھے وہیں آپ بھی موجود تھے حضور مفتی اعظم ہند قدس سرہ نے حضور برہان ملت علیہ الرحمہ کو اشارہ فرمایا کہ قمر الزماں کو تقریر کا موقع دیا جائے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ کے نام کا اعلان ہوا اور آپ نے تقریر شروع فرمائیں۔ عجب اتفاق تھا کہ تھوڑی دیر کے بعد آپ کو تھکن محسوس ہونے لگی اور آپ تقریر ختم کر کے بیٹھ گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ نے دوبارہ تقریر کرنے کے لئے آپ کو حکم فرمایا پھر آپ نے دوبارہ جب تقریر شروع کی تو اس وقت آپ کی اعلیٰ فکر اور عمدہ گفتگو کے ساتھ انداز بیان ایسا تھا کہ آپ کے مرشد حضور مفتی اعظم ہند اور حضور برہان ملت علیہ الرحمہ والرضوان کے ساتھ ساتھ سارے لوگوں نے اس کو سراہا پھر دونوں بزرگوں نے بے پناہ دعاؤں سے آپ کو نوازا جبلپور کی تاریخ میں علامہ موصوف کے ساتھ ان کی اس تقریر کو بڑی مقبولیت اور اہمیت حاصل ہوئی جس کی حلاوت اہل جبلپور آج تک محسوس کر رہے ہیں اور دو عظیم بزرگوں کی موجودگی میں ایسی کامیاب تقریر کرنا آپ کے اعلیٰ مفکر اور بہترین خطیب ہونے کی روشن دلیل ہے

•• اسلام کا مفکر •• مفکر کرنے والے کو مفکر اور اسلامی روایات تہذیب و تمدن سے متعلق جس کی فکر ہو اس کو مفکر اسلام کہتے ہیں جب یہ بات آپ کی سمجھ میں آ گئی تو اب علامہ قمر الزماں کی حیات و خدمات کا بغور مشاہدہ کریں تو اس مرد مجاہد کی ہر تحریر و تقریر جلوت و خلوت کو اسلام کے ارتقا اور مسلمانوں کی زبوں حالی کے سدباب کی فکر میں ہمہ وقت مصروف عمل پائیں گے اور یہ بات ذہن نشین رہے کہ مذہبی اعتبار سے مولوی مولانا حافظ قاری ہو جانا آسان کام ہے مگر قائد مذہب و ملت ہو جانا قائد فکر و نظر ہو جانا یہ ہر انسان کے بس کی بات نہیں جب انسان ان مراحل سے گزرتا ہے تب دنیا اسے مفکر اسلام کہتی ہے مفکر اسلام محض ان کا لقب ہی نہیں ہے بلکہ صحیح معنوں میں اسلام کے عظیم مفکر اور قوم مسلم کے عظیم مدبر کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں ان کی نشست و برخاست دیکھنے والے ضرور اس بات سے آگاہ ہوں گے کہ ان کی بیدار شنکر کا یہ عالم ہے کہ وہ ہر وقت ہر لمحہ اسلامی فکر پیش کرتے ہیں قومی درد کا یہ عالم ہے کہ کتنی بار ان کی آنکھوں سے آنسو کے قطرات موتیوں کی شکل میں ٹپکتے دیکھے گئے ہیں جب بھی دعا کرتے ہوئے دیکھا گیا تو مسلمانوں کی عزت و وقار اور سربلندی ہی کی دعا کرتے ہیں ایسا لگتا ہے کہ اسلامی شنکر کو انھوں نے اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہو۔ مفکر اسلام رواجی بنیاد پر دیا گیا لقب نہیں بلکہ ہر اعتبار سے حقیقت پر مبنی ان کا ایک طرہ امتیاز اور علامتی نشان ہے جس سے علماء اور عوام دونوں بالاتفاق آپ کو مفکر اسلام کی حیثیت سے جانتے اور پہچانتے ہیں عالمی سطح پر اشاعت دین کے حوالے سے خلیفہ حضور مفتی اعظم کی ذات بڑی مشہور و مقبول ہے آپ کی خدمات کا دائرہ قریب نصف صدی پر فائدہ ہوا ہے اپنے بہت سے فتنوں کا بروقت جواب دیا رشدی فتنہ سامانیوں کے عنوان پر بروقت آواز اٹھائی باطل فرقوں کے مقابل اہلسنت کی حقانیت کا برملا اظہار فرمایا اپنی خطابت کے ذریعے دین و سنیت کی اشاعت کا فریضہ تادم تحریر کامیابی کے ساتھ انجام دے رہے ہیں خدمت دین کے لئے دنیا کے اکثر ملکوں کا سفر کر چکے ہیں مشاہدات تجربات کی روشنی میں فروغ اہلسنت کے لئے تدبر و تفکر سے کام لیتے ہیں آپ کی خطابت کے متعلق اکابر علمائے اسلام میں بڑے بڑے ادبا و نقاد آپ کی خطابت و فکر کا لوہا مانتے علامہ موصوف کی بے لوث خدمات کے پیش نظر رضا اکیڈمی ممبئی نے 3 اپریل 2011 کو حضور مفتی اعظم ہند گولڈ میڈل ایوارڈ سے نوازا اور اس موقع پر آپ کی حیات خدمات اور کارہائے نمایاں کا ذکر جمیل باعنوان تجلیات قمر شائع کیا جس میں علماء مفکرین اور دانشوروان کے مضامین و تاثرات شامل ہیں یورپ کی سرزمین پر کم و بیش چالیس سے پچاس سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود وہاں کی روحانیت سے پر آب و ہوا کر آپ پر کوئی اثر نہیں پڑا بلکہ یورپ کی مکدر فضا میں رہ کر وراثت انبیاء کا وہ زریں نمونہ پیش کر رہے ہیں کہ جہاں پڑاؤ ڈالتے جا رہے ہیں شمع اسلام روشن ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے اور اسلام کا آفاقی پیغام اس طرح اپنے قول و عمل سے پیش کر رہے ہیں کہ کثیر تعداد میں غیر مسلم آپ کے دست مبارک پر توبہ کر کے داخل اسلام ہوتے جا رہے ہیں •• علامہ کا سنی دعوت اسلامی سے سچا لگاؤ •• سنی دعوت اسلامی سے علامہ موصوف کا لگاؤ اتنا مضبوط ہے اکثر پروگرامات میں علامہ موصوف کی شرکت یقینی ہوتی ہے بالخصوص وادی نور آزاد میدان بومبے کے سنی اجتماع میں آپ جو دعوتی و فکری خطابات فرماتے ہیں وہ کتنا قابل رشک ہوتا ہے ان کی افادیت مسلم و برحق ہے شعر و ادب سے بھی خاصا ذوق ہے شعر کہتے بھی ہیں اور موقع محل کی مناسبت سے برتتے بھی ہے دوران خطابت برجستہ اشعار

بڑے بھلے معلوم ہوتے ہیں۔ خیابان مدحت کے نام سے ایک مجموعہ کلام شائع ہو چکا ہے اشعار میں سوز و دروں ہے سنجیدگی و متانت اور فکر و شعور کی بلندی جلوہ گر ہے اترتی ہیں بہار جب تیرے رخ پر تبسم ہو لبوں سے پھول جھڑتے ہیں جو تو محو تکلم ہو تجھے جو سن سکے تیرا ہے وہ تجھ میں ہی گم ہو گفتار کا شیدا چمن سارا

دعوتی و فکری و علمی انجمن کا مجموعہ خطیب اعظم علامہ قمر الزماں خان اعظمی • قدامت پسندی اور جدت اور جو قدامت پسندوں نے پاکیزہ روایات نہیں دی۔ اسی طرح ہر زمانے میں ایسی رہی جو اپنے اعمال و کردار کے اعتبار سے قدامت پسندی اور جدت پسندی کے درمیان ایک رابطے کی حیثیت رکھتی ہے جن کے دقدامت پسندی کا ایسا پاکیزہ نور پھیلتا ہے جس کی شعاعوں سے جدت پسندی کی راہے منور ہو جاتی ہے اور منزل صاف نظر آنے لگتی ہے یہ وہ افراد ہوتے ہیں جو ملت کو ایک متوازن قالب میں ڈھال کر کامیاب سے ہمکنار کرنے کی ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں عصر حاضر میں اس طرح کی خوبیوں والی ذات مفکر اسلام داعی خیر الانام حضرت علامہ قمر الزماں خان اعظمی کی ہے جنہوں نے اپنی ایمانی اسلامی شنکر و نظر اور مذہبی اعتبار یورپ جیسی خشک زمین پر اسلام و سنیت کی ایسی پاک فضا ہموار کر دی ہے جو تقلید ہے آپ کی شخصیت پر کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مثل ہے تاہم آپ حیات و خدمات کا مختصر خاکہ ہدیہ قارئین کر رہے ہیں شعبہ اتر پردیش میں اعظم گڑھ کی سرزمین علمی اعتبار سے بڑی زرخیز ہے اس نے ہر زمانے دین و ملت کی ناقابل شخصیات کو پروان چڑھایا ہے جن کی حیات و خدمات کے زریں اوراق آج بھی تاریخ پیشانی کے جھومر بنے ہوئے ہیں انہیں میں ایک نام علامہ قمر الزماں صاحب اعظمی کا بھی آتا ہے جو ضلع اعظم گڑھ کے ایک مردم خیز قصبہ خ پور میں 23 مارچ 1946 کو اس خاکدان گیتی پر جلوہ گر ہوئے اور حصول تعلیم کے بعد میدان دعوت و تبلیغ میں رکھا تو ان کے علم و فضل کی شعاعیں یورپ و ایشیاء سمتوں میں پھیل گئی • والد گرامی • آپ کے والد گرامی کا نام عبد الحمید خان جن کا تخلص ناتواں تھا اہل خ پور اور قرب و جوار کے لوگوں کا بیان ہے کہ جناب مولانا عبد الحمید خان مرحوم صوم و صلاۃ کے ساتھ تقوی کے اعتبار سے بھی اپنے علاقے میں خاص مقام رکھتے تھے ان کا قلب خشیت ربانی اور حب محبوب الٰہی سے ہر وقت معمور رہتا • بیعت و خلافت •• شبیہ غوث اعظم رئیس الاتقیاء حضرت علامہ الحاج محمد مصطفیٰ رضا المعروف مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان حاصل ہے مگر خشیت الٰہی کا یہ عالم تک بیعت و ارشاد کا سلسلہ مرشد سے اجازت حاصل ہونے کے باوجود اپنے شروع نہیں فرمایا ہے علامہ موصوف کی کس کس خصوصیات کا ذکر جائے رب قدیر نے آپ کو اپنے بے پناہ فضل و کرم سے نوازا ہے۔ اس کے باوجود نخوت و غرور دور دور تک سایہ نظر نہیں آتا۔ یہ بھی خدائے تعالیٰ کا ان پر خاص انعام اکرام ہے۔ ورنہ اچھے صاحب فضل و کمال کے اندر جب نخوت و غرور کا عکس نظر آنے لگتا ہے تو تو پھر کمال انکساری کی زینت وہ ذرہ جاتی ہے جو ہونی چاہیے ہم نے وہی ہے کہ جس طرح آپ حقوق اللہ کی ادائیگی میں پابند نظر آتے ہیں وہی حقوق العباد کو ادا کرنا اپنی زندگی کی معراج سمجھتے جس طرح اکابر کا ادب کرنا اور معاصرین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا اپنے لئے لازم سمجھتے ہیں وہی اصاغر چھوٹوں پر شفقت و رحم پھول نچھاور کرتے ہوئے بے پناہ فرحت و سرور محسوس کرتیں اختصار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان اشعار پر گفتگو کو اختتام پذیر کرتا ہوں بالائے سرش زہوشمندی ------ ہی تافت ستارہ بلندی ------ ایں سعادت بزور بازو نیست ۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ ۔ یہ قصہ لطیف ابھی ناتمام ہے ...

آلِ رسول عطائے غوثِ اعظم حضرت مولانا سید امین القادری صاحب قبلہ

از قلم: نوید رضا برکاتی (رکن سنی دعوت اسلامی، مالیگاؤں)

تمام تعریفیں اس رب کائنات کے لئے جس نے لفظ کن سے اس کائنات کا وجود فرمایا بے شمار درود و سلام اس پاک و مبارک ہستی کو جس کے خاطر اس کائنات کو سجایا گیا۔ قارئین کرام! جس شخصیت کے بارے میں لکھ رہا ہوں ان کے بارے اہلسنت و جماعت کے بیشتر اکابر مشائخین عظام مفتیان کرام سادات کرام علمائے کرام نے اپنے زرین خیالات کا اظہار کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں میری مراد آل رسول حضرت مولانا سید محمد امین القادری صاحب قبلہ ہے جنہوں نے اپنے آپ کو مذہب اہلسنت کے لئے وقف کر رکھا ہے۔ شہر مالیگاؤں کی تنگ گلیوں سے دین متین کی خدمات کا آغاز کرنے والا یہ ملتان صفت انسان آج ملک و بیرون ملک میں اپنی ایک الگ پہچان رکھتا ہے اماموں کے طعنے دھیروں کے وار کی پرواہ کئے بغیر آپ نے دین متین کی خدمت کو قائم رکھا شہر مالیگاؤں میں آپ نے سیکڑوں شعبہ مدارس، تین دارالعلوم اور نسل نو کو دینی و دنیوی علوم سے واقف کروانے کے لئے انگلش اسکول کا قیام کیا جہاں پر بچے دینی و دنیوی تعلیم سے آراستہ ہو رہے ہیں شہر و مضافات شہر میں کئی مساجد اہلسنت کا قیام آپ نے کیا جو اب تک جاری ہے اور آئندہ بھی جاری رہیگا ان شاء اللہ۔ مولانا سید امین القادری نے اب تک ہزاروں عنادین پر خطاب کیا ہے جس کی وجہ سے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں اسلامی انقلاب پیدا ہوا ہے۔ مولانا موصوف نے شہر مالیگاؤں میں ان دنوں دین سنیت کے کام کا آغاز کیا جب سنیت دم توڑ رہی تھیں آپ کی بے پناہ محنت نے شہر عزیز کی دم توڑ رہی سنیت میں نئی روح پھونک دی چند باضمیر حضرات کو لیکر تحریک سنی دعوت اسلامی کے پلیٹ فارم سے دین و سنیت کی خدمت کرتے ہوئے آج مولانا موصوف کے ساتھ نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد تبلیغی، دینی، اور سماجی خدمات انجام دے رہی ہے۔ حالات کے تناظر میں آپ نے ہمیشہ آگے بڑھ کر لوگوں کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا۔ جن دنوں شہر میں نوجوان نشے کی لت میں پڑھ کر اپنی قیمتی جانوں کو برباد کر رہے تھے حضور آل رسول نے اپنے خطاب نایاب کے ذریعہ لوگوں کو اس حرام فعل سے دور رکھنے کی کوشش کی جس کا خاطر خواہ نتیجہ بھی آیا خودکشی، طلاق، ناجائز محبت، کی نحوست سے لوگوں کو دور رکھنے کے لئے آپ نے پورے شہر میں الگ الگ مقامات پر کئی خطابات کئے۔ شہر مالیگاؤں میں آپ کی سرپرستی میں کئی ادارے مختلف علاقوں میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ کی خدمت دین کو دیکھتے ہوئے ملک ہندوستان کی کئی عظیم روحانی خانقاہوں نے آپ کو خلافت و اجازت سے نوازا ہے جنہیں قابل ذکر ذات گرامی ہے حضرت ڈاکٹر الشاہ سید محمد امین میاں قادری برکاتی صاحب سجادہ خانقاہ عالیہ قادریہ مارہرہ مطہرہ، یہ وہ عظیم خانقاہ ہے جس نے ہم سنیوں کو امام عشق و محبت عطا فرمایا ہے، پیر طریقت، مجدد دوراں، حضور شیخ الاسلام الشاہ سید محمد مدنی میاں اشرفی الجیلانی کچھوچھ شریف یہ وہ خانقاہ ہے جہاں سے طریقت کا درس دیا جاتا ہے اس خانقاہ نے لاکھوں آسیب زدہ کو شفاء عطا فرمائی ہے اور حضور تاج الشریعہ نبیرہ اعلیٰ حضرت منانی میاں رضوی بریلی شریف بریلی شریف جسکو شہر عشق و محبت کہا جاتا ہے مرکز اہلسنت کہا جاتا۔ ان خانقاہوں کے بزرگوں نے آپ کو خلافت و اجازت عطا فرمائی ہے ملک کے کئی نامور دینی و سماجی تنظیموں نے آپ کو ایوارڈ سے نوازا ہے۔ مالیگاؤں کی سنیت کا یہ روشن ستارہ جس نے بزرگان دین کے مشن کو قائم رکھا اگر آپ کی زندگی کا جائزہ لیا جائے تو آپ نے کئی ایسے نوجوانوں کی زندگی کو سدھارا ہے جو گناہوں کے دلدل میں پھنس چکے تھے ایسے نوجوان جن کے والدین اپنی اولاد کی نافرمانیوں سے تھک ہار کر بچوں کو بھول چکے تھے حضرت نے ان والدین کے بچوں کو واپس لا کر دیا۔ راقم کی زندگی پر حضور سید صاحب قبلہ کا سب سے بڑا احسان ہے کہ آپ نے میری بے معنی زندگی کو با مقصد بنا دیا۔ جو کچھ حضرت کے حوالے سے لکھ رہا ہوں آپ کی نگاہ کا اثر ہے ماں باپ نے اچھی تعلیم دلوائی اور حضور سید صاحب قبلہ نے اس تعلیم کا صحیح استعمال سکھایا۔ سوچتا ہوں کہ اگر حضرت کا دامن نہیں ملتا تو گمنامی کے اس اندھیرے میں پڑے رہتے جہاں روشنی کی کوئی سبیل نہیں ہوتی۔ ہماری غلطیوں پر ڈانٹنے کی بجائے آپ نے محبت اور شفقت کے ساتھ ہماری اصلاح فرمائی۔ میں اپنے آپ کو اس دنیا کا سب سے خوش نصیب شخص سمجھتا ہوں کہ اللہ کا بے پناہ احسان ہے اس نے مجھے امت محمدیہ میں سنی صحیح العقیدہ گھرانے میں پیدا کیا اور پیر عطا فرمایا جسے دنیا سرکار تاج الشریعہ کے نام سے جانتی ہے دین کی خدمت کرنے کے لئے تحریک سنی دعوت اسلامی کا پلیٹ فارم دیا امیر ایسا دیا جسے دنیا داعی کبیر کے نام سے جانتی ہے اس کے بعد مقامی سطح پر جو امیر ملا اسے دنیا امین القادری کے نام سے جانتی ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے اللہ پاک اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے تاقیامت حضور سید صاحب قبلہ کے ساتھ دین متین کی خدمت لیتا رہے۔

ملک و بیرون ملک میں تحریک سنی دعوتِ اسلامی کی سرگرمیاں

از قلم: قاری شہزاد رضا (مبلغ سنی دعوت اسلامی، مالیگاؤں)

عروس البلاد کے چند سرکردہ ارباب علم نے 5 ستمبر 1992 بروز سنیچر کو بے سرو سامانی کے عالم میں اللہ عزوجل کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے سنی دعوت اسلامی کے پیارے نام سے ایک تحریک کی داغ بیل ڈالی اور اس کی بنیادوں کو مستحکم کرنا شروع کیا۔ تحریک سنی دعوت اسلامی نے آج سے دو دہائی سے زائد عرصے پہلے اپنی دینی خدمات و مذہبی خدمات کا آغاز کیا تھا۔ ابتداء میں اس کا دائرہ کار شہر ممبئی تک محدود تھا پھر صوبائی سطح پر یہ سلسلہ دراز ہوا اور ملکی حدود کو پار کرتا ہوا ایشیا و یورپ کے ایک درجن سے زائد ممالک میں اپنی خدمات کی سوغات لٹا رہی ہے اور قوم مسلم اس کے فیضان سے مالا مال ہو رہی ہے مثلاً امریکہ، برطانیہ، آسٹریلیا، افریقہ، کناڈا، دبئی، سعودی عرب، ہانگ کانگ، کینیا، زامبیا، مارشیش وغیرہ ممالک میں دینی خدمات کے اثرات محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی کے زیر اثر جہاں مختلف بلاد اسلامیہ ریاستوں اور اضلاع میں اصلاح عقائد و اعمال پر کام ہو رہا ہے وہیں پر بحمد و تعالیٰ مفتی اعظم راجستھان حضرت علامہ مفتی اشفاق حسین صاحب قبلہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی فیض سے جاری ہے ایک شاخ شہر جودھ پور میں علمائے اہلسنت کی سیادت و قیادت میں اسلام و سنیت اور مسلک اعلیٰ حضرت اور تعلیمات اعلیٰ حضرت کو عام و تام کرنے کے لئے 1996 میں قائم ہوئی۔ جب ذیل علمائے اہل سنت نے سنی دعوت اسلامی کے آفاقی مشن اور اس کے عظیم الشان کام کو کرنے میں تائید و بھرپور تعاون کا وعدہ فرمایا۔ شیر راجستھان ماہر علم و فن حضرت علامہ مفتی شیر محمد خان صاحب قبلہ رضوی ناظم تعلیمات و نائب مفتی اعظم راجستھان و نائب صدر المدرسین دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور شہزادہ آلِ رسول حضرت علامہ سید فدا رسول صاحب برکاتی خطیب و امام جامع مسجد جودھ پور حضرت علامہ محبوب حسین صاحب رضوی حافظ و قاری مولانا محمد اکرام صاحب نعیمی اشرفی شیخ التجوید دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور حضرت علامہ مولانا محمد اکبر صاحب رضوی نائب ناظم تعلیمات دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور (حضرت علامہ مولانا) فیاض احمد صاحب رضوی مدرس دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور حضرت علامہ مفتی عالمگیر صاحب رضوی مصباحی استاذ و مفتی دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور مولانا محمد ادریس رضا خان اشفاقی۔ قاری غلام مجتبیٰ صاحب اشرفی۔ مولانا فخر الدین احمد صاحب قادری و دیگر اساتذہ دارالعلوم اسحاقیہ جودھ پور۔ شہر کی مختلف مساجد میں ہفتہ واری تبلیغی و اصلاحی اجتماعات ہونے لگے۔ جن میں اساتذہ دارالعلوم اسحاقیہ اپنے عزیز طلبہ کے ساتھ ان اجتماعات میں تشریف لاتے رہے۔ ستمبر 1996 میں آل راجستھان سنی دعوت اسلامی کا پہلا بہت کامیاب و موثر اجتماع ہوا۔ جس کے دور رس اور عمدہ نتائج یہ ظاہر ہوئے کہ شہر پالی۔ مکرانہ۔ ضلع ناگور شریف۔ بیاور۔ پھلودی۔ بیکانیر۔ بانسواڑہ۔ ادے پور اور ہنومان گڑھ وغیرہ سنی دعوت اسلامی کی شاخیں قائم ہوئیں۔ دوسرا اجتماع 2000 میں اور تیسرا اجتماع 2004 میں شہر کے مشہور گراؤنڈ میں ہوتا رہا۔ شہر کی مختلف مساجد: مسجد چوبداران، مسجد زندہ شاہ، دارالعلوم اسحاقیہ کے پاس، رضا مسجد، مسجد فیضان عام غوثیہ مسجد، نورانی مسجد، مسجد نگینہ، مسجد نوری مسجد، مسجد مہاوتان، مسجد سندھیان، مسجد سواچی گیٹ مسجد بکرا منڈی، مسجد شاہ شیخ اللہ مترور روڈ مسجد درگاہ شیر علی شاہ، مسجد پٹھان کوٹ اور شہر جودھ پور کی قدیم بمبہ بڑی مسجد میں ہفتہ دینی و اصلاحی و تبلیغی اجتماعات ہونے لگے۔ مگر ہفتہ واری مرکزی اجتماع بمبہ بڑی مسجد میں ہوتا ہیں، جس میں جودھپور کے ائمہ و مبلغین شرکت کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ! یہ اجتماع بہت مفید اور بار آور ہوتا ہے۔ (برطانیہ میں سنی دعوت اسلامی نے نہایت گہرا اثر قائم کیا ہے) تقریباً آج سے 20 سال قبل سنی دعوت اسلامی کی شکل میں برطانیہ میں ایک عظیم انقلاب آیا جب امیر سنی دعوت اسلامی حضرت مولانا محمد شاکر علی نوری صاحب و بلبل باغ مدینہ الحاج قاری محمد رضوان خان صاحب حضرت مولانا محمد یونس مصباحی صاحب کی دعوت پر سرزمین برطانیہ تشریف لائے۔ سنی دعوت اسلامی کی تعلیم نے یہاں کے لوگوں کی زندگیوں پر ایسا اثر چھوڑا کہ یہاں کے مسلمانوں نے اسلام کی تعلیمات کو اپنی زندگی کا ایک جز (حصہ) بنالیا۔ پہلی مرتبہ حضرت کی تعلیم و تربیت بالخصوص وعظ و نصیحت نے ان کے قلبوں کو منور کر دیا اور اس پر طرہ یہ کہ قاری محمد رضوان خان صاحب کی خوبصورت آواز میں نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے دلوں میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و عظمت کو اجاگر کر دیا۔ حضرت کے بیانوں کے ٹیپ نے فلمی گانوں کے ٹیپ کا خاتمہ کر دیا لوگ فلمی گانوں کی کیسٹ کی بجائے نعت کی کیسٹ سننے لگے ہمارے نوجوان اور بچوں کے دلوں میں نعت خواں اور مبلغ بننے کا جذبہ پیدا ہوا۔ یہ ایک انقلاب نہیں تو اور کیا ہے؟ کیا آپ سوچ رہے ہیں کہ اکیسویں صدی کا مسلم نوجوان چہرے پہ داڑھی رکھتا ہے اور ایک مسلم نوجوان لڑکی حجاب پہنتی ہے اور ہمارے آج کے نوجوان کالج اور یونیورسٹیوں میں عمامہ شریف پہن کر جاتے ہیں۔ حضور امیر سنی دعوت اسلامی اور قاری محمد رضوان خان صاحبان کی ہر سال آمد اور ان کی کاوشوں کے طفیل برطانیہ کے بولٹن شہر میں مبلغین و مبلغات کی اک نوجوان فوج تیار ہو گئی ہے۔ جنہوں نے سنی دعوت اسلامی کی تعلیمات کو عام کرنے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے۔ سنی دعوت اسلامی کی آمد سے قبل یہاں کے لوگ اپنی ہفتے کی چھٹیاں تفریحات میں ضائع کرتے تھے وہی لوگ اب دینی اجتماعات کا نظم کرنے لگے ہیں گویا کہ ظلمات کے اندھیروں کو تعلیم کی روشنی نے شکست دے دی ہے۔

نعت شریف

از قلم: مولانا سید امین القادری صاحب

ان کے ہوتے میں گر ہوا ہوتا
کاش میں ان سے مل گیا ہوتا
کاش وہ مجھ پہ چلتے شام و سحر
کاش میں ان کا راستہ ہوتا
قصوی کہہ کر پکارتے ہوتے
اونٹنی ان کی بن گیا ہوتا
کاش وہ مجھ کو پالتے ہوتے
ان کی بکری ہی بن گیا ہوتا
اونٹ کا چمڑا ہی میں بن جاتا
ان کی نعلین بن گیا ہوتا
ٹوٹتا گر میں ہی لیا کرتے
نعل کا تسمہ بن گیا ہوتا
دیکھ کر مجھ کو زینتیں کرتے
آئینہ ان کا بن گیا ہوتا
مجھ کو آنکھوں میں ہی وہ رکھ لیتے
سرمہ چشم بن گیا ہوتا
انکی اولاد میں اٹھا تھا مجھے
ایسا کیونکر یہ ہو گیا ہوتا
سوختہ دل جگر امین حزیں
گل طیبہ میں مل گیا ہوتا

خیال آتا ہے دل میں یہ گر ہوا ہوتا
انہیں کے دور میں میں نے جنم لیا ہوتا
میں چپکے چپکے انہیں دیکھتا رہا ہوتا
نصیب والوں کا محشر میں بھی پیٹھا ہوتا
کبھی سواری کے انکی نکیل تھام کر میں
مدینے پاک کی گلیوں میں چل رہا ہوتا
وہ چلتے آگے میرے شان دلربائی سے
میں پیچھے انکی سواری کے دوڑتا ہوتا
مجھے بھی ملتا شرف تلوے چوم لینے کا
نبی پاک کی پاپوش بن گیا ہوتا
میرے بھی سر پہ تسلی کا ہاتھ رکھتے وہ
یتیم گر میں اسی دور پاک کا ہوتا
مجھے بھی ایسی نمازوں کا گر شرف ملتا
میں انکے روئے منور کو تک رہا ہوتا
اگر وہ دیکھ کے مجھ کو جو مسکرا دیتے
بس اس ادا پہ میں قدموں پہ مر گیا ہوتا
وہ آکے میرے جنازے پہ جب کھڑے ہوتے
کفن ہٹا کے میں انکو ہی تک رہا ہوتا
وہ لے کے جاتے سے مجھے روز کاش صحرا میں
حلیمہ دائی کی بکری ہی بن گیا ہوتا
امین ختم اٹھتا جنازہ طیبہ میں
مراد اپنی بے چارہ پا گیا ہوتا

تم رب کا انتخاب ہو عزت مآب ہو
بے مثل بے مثال حسیں لاجواب ہو
چہرہ تمہارا مصحف قرآن سا لگے
تفسیر گیسو ابرو آیات سا لگے
قرب خدا کے تم ہی تو تنہا نصاب ہو
آنکھیں حبیب پاک کی عرفاں کا جام ہے
ساری خدائی جس سے ہوئی شاد کام ہے
نازاں ہے حسن جس پہ وہ حسن الماب ہو
لبہائے پاک لعل یمن کو لجائے ہیں
والنجم دانت رب نے کیسی کیسے سجائے ہیں
حور جناں بھی دنگ ہیں وہ آفتاب ہو
دست کرم تمہارے دریائے جود ہیں
اللہ کے خزانوں کا جنہیں وجود ہے
خالی دہ جائے کوئی کہ جان احباب ہو
عیسیٰ کی ہو نوید دعائے خلیل ہو
وحدت کا گل ہو اور خدائی دلیل ہو
دیکھا تھا آمنہ نے درخشاں وہ خواب ہو
قرآن جس کی شان میں رطب اللسان ہے
الیل خیر الف خدا کا بیان ہے
مشتاق جس کا رب ہے تم ایسے جناب ہو
افکار سجدہ ریز ہے الفاظ ہے ختم
لفظوں میں تم کو کیا میرا چلتا نہیں قلم
عنوان سب ختم ہے تم ایسی کتاب ہو
سید امین آپ کا ادنیٰ غلام ہے
شاعر نہیں ہے پھر بھی لکھا یہ کلام
ہو عشق میں فنا کہ یوں جل کر کباب ہو

کچھوچھہ شریف، بریلی شریف اور مارہرہ شریف سے خلافت ملنے کے بعد مالیگاؤں میں عوامی استقبالیہ کے دوران مقامی تنظیموں کی جانب سے چاندی کا تاج اور گل پوشی کے بعد کا منظر

مرکز سنی دعوت اسلامی مالیگاؤں پر قائد ملت سید محمد محمود اشرف اشرفی جیلانی (کچھوچھہ شریف) کی آمد پر جمیل رضوی صاحب اور اطہر حسین اشرفی وغیرہ

ترانہ سنی دعوت اسلامی

سنی دعوت اسلامی کی دعوت ہم سب عام کریں
سنت کو گھر گھر پھیلائیں تبلیغ اسلام کریں

توحید و سنت کا اجالا سارے جہاں میں پھیلائیں
نور حدیث و قرآں سے تاریک دلوں کو چمکائے
دین کے سانچے میں ڈھل جائے پورے سب احکام کریں
سنت کو گھر گھر پھیلائیں تبلیغ اسلام کریں

کریں طہارت روح دل کی درس حدیث و قرآں سے
جذبہ حق پیدا ہو دلوں میں دل ہو منور قرآں سے
روح و خیال و قلب و نظر کو پابند اسلام کریں
سنت کو گھر گھر پھیلائیں تبلیغ اسلام کریں

نماز کا مقصد سمجھا کر کردیں نمازی ہم سب کو
رب کے آگے سر کو جھکا کر کرنا ہے راضی رب کو
بندہ و رب میں ربط بڑھائیں آؤ ایسا کام کریں
سنت کو گھر گھر پھیلائیں تبلیغ اسلام کریں

سفید عمامہ ہے ہمارا نشان امن عالم کا
غلامی محبوب خدا کا گردن میں ہے ہمارا پٹا
شاکر و صابر رہتے ہوئے ہم اپنا دینی کام کریں
سنت کو گھر گھر پھیلائیں تبلیغ اسلام کریں

مالیگاؤں سنی دعوت اسلامی کے مرکز جامع مسجد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہونے والے پروگرامات کا جائزہ

از قلم:- حافظ عرفان نوری
(مبلغ سنی دعوت اسلامی)

مرکز اہلسنت سنی جامع مسجد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور دینی اجتماعات:- میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دیوانو! اکثر مساجد ایسی ہوا کرتی ہے کہ جو صرف نماز کے اوقات میں کھلا کرتی ہے اور نماز پنجگانہ کے بعد مسجد میں تالا لگا دیا جاتا ہے لیکن مسجد اہلسنت جامع مسجد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ان مساجد سے کچھ جداگانہ ہے جیسے عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی شاخ مالیگاؤں کے تحت موقع کی مناسبت سے مختلف اجتماعات کا اہتمام رہتا ہے مثلاً شب برات، شب قدر، شب معراج کے مواقع پر اور اولیاء کرام کے اعراس پر اجتماع بالخصوص ہوتا ہے۔ بالخصوص ہر جمعہ کو بعد نماز عشاء مسجد یارسول اللہ میں سنی دعوت اسلامی کا ہفتہ واری مرکزی اجتماع اپنی آن بان شان کے ساتھ منعقد کیا جاتا ہے۔ سنی دعوت اسلامی کا ہفتہ واری مرکزی سنی اجتماع اور اس کی خصوصیات:- اس اجتماع کی خصوصیات یہ ہیں اس کا آغاز اللہ کے مقدس کلام قرآن پاک کی تلاوت سے ہوتا ہے اور پھر بعد دیگرے سنی دعوت اسلامی کے جیالے مبلغین قصیدہ بردہ شریف حمد نعت ومناقب اور اللہ عزوجل اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین بیان فرماتے ہیں اور سامعین کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے اور روزمرہ میں آنے والے مسائل کے حوالے سے شریعت کی روشنی میں اور قرآن کی روشنی میں مسائل شرعیہ بیان کئے جاتے ہیں اور اس کے بعد خوش الحان ثناخوان رسول اپنی پرسوز اور مترنم آواز میں نعت سنا کر سامعین کو محظوظ فرماتے ہیں اور آخر میں آل رسول عمدۃ الخلفاء الحاج سید محمد امین القادری صاحب قبلہ مدظلہ العالی کا قرآن وحدیث کی روشنی میں پر مغز اور پر اثر خطاب ہوتا ہے۔ الحمدللہ حضور علامہ سید محمد امین القادری صاحب کے خطاب نایاب کو سننے کے لئے مرکز اہلسنت سنی جامع مسجد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر شہر مالیگاؤں کے دیگر علاقوں سے دیگر محلوں سے نوجوان بچے بوڑھے جوق در جوق نماز عشاء کے بعد تشریف لاتے ہیں سننے والے سامعین سے مسجد اپنی تنگ دامنی کی شکایت کرنے لگتی ہے۔ سید صاحب کے خطاب کے بعد صلوٰۃ والسلام اور آپ کی رقت انگیز دعا سے اجتماع کا اختتام ہوتا ہے۔

حجاج کرام کی ٹریننگ: ماہ ذی الحجہ کے مبارک مہینے میں اللہ تبارک وتعالیٰ جسے چاہتا ہے حج کی سعادت نصیب فرماتا ہے اور اپنے گھر کا مہمان بناتا ہے اس لئے کہ عبادت کرنے سے پہلے اس کا سیکھنا ضروری ہے جب تک کہ انسان کسی عبادت کو کرنے سے پہلے اس کا طریقہ اور اس کے حوالے سے علم حاصل نہ کرے تو شاید اللہ کی بارگاہ میں اس کی وہ عبادت قبولیت کا مقام نہیں رکھتی۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں ارشاد فرماتا ہے)(اور اہل علم سے تم پوچھ لیا کرو جو تم نہ جانتے) الحمدللہ ہر سال مالیگاؤں شہر سے حجاج کرام کا قافلہ بھی سوئے حرم رواں دواں ہوتا ہے جن کی ٹریننگ کے لئے مرکز اہلسنت سنی جامع مسجد یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حج کا اور عمرے کا پریکٹیکل طریقہ بتایا جاتا ہے جس میں نوجوانوں کی دلوں کی دھڑکن نگراں سنی دعوت اسلامی شاخ مالیگاؤں حضرت علامہ الحاج سید محمد امین القادری صاحب قبلہ بہت ہی آسان طریقے سے عوام کو حج کا طریقہ بتاتے ہیں جہاں سینکڑوں افراد تشریف لا کر حج اور عمرہ کا پریکٹیکل طریقہ سیکھتے ہیں۔ حضرت علامہ سید امین القادری صاحب کی زبان فیض ترجمان سے سماعت فرماتے ہیں۔

اجتماعی اعتکاف:- رمضان المبارک کے آخری عشرے میں مالیگاؤں اور مالیگاؤں کے علاوہ قریب کے دیہاتوں سے بہت سے مسلمان اعتکاف کرتے ہیں۔ الحمدللہ مبلغین اعتکاف کرنے والوں کی ہر ممکن خدمت کرتے ہیں۔ انہیں دین کی بہت ساری باتیں سکھاتے ہیں۔ جیسے نماز کا پریکٹیکل طریقہ، روزے کے مسائل، نماز کی دعائیں، روزمرہ کی دعائیں، اور قرآن شریف کی سورتیں۔

باجماعت تراویح کا اہتمام اور درس قرآن:- اس مسجد میں تراویح کے فوراً بعد تراویح میں پڑھے جانے والے پاروں کی حضور نگراں سنی دعوت اسلامی اپنے مخصوص انداز میں تفسیر بیان فرماتے ہیں۔ جس سے سامعین کے دلوں میں قرآن کی تلاوت کرنے کا شوق پیدا ہوتا ہے اور گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی ہے۔

بارہ روزہ اجتماعی درود وسلام کی محفل:- عالمی تحریک سنی دعوت اسلامی شاخ مالیگاؤں کی جانب سے بارہ دن تک یعنی ایک ربیع الاول شریف سے لے کر 12 ربیع الاول شریف تک مسلسل 24 گھنٹہ (علاوہ نماز کے) سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں عشاقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم درود وسلام کی نذر پیش کرتے ہیں۔ الحمدللہ یہ سلسلہ تقریباً ۱۲ سالوں سے چلتا آرہا ہے۔ اس سال بھی انشاءاللہ چاند نظر آنے سے لے کر 12 ربیع الاول شریف کی شب تک جاری رہے گا۔

شب میلاد میں محفل نعت کا انعقاد:- 11 ربیع الاول کا دن گزرنے کے بعد بارہویں شب میں 12 بجکر بارہ منٹ پر عظیم الشان پیمانے پر محفل نعت کا انعقاد کیا جاتا ہے اس محفل میں مالیگاؤں شہر کے عشاقان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم شرکت فرما کر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا ثبوت پیش فرماتے ہیں اور الحمدللہ رات بھر صبح صادق تک مبلغین سنی دعوت اسلامی اور جمعیت حسان اپنی مترنم اور پرسوز آواز میں اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح سرائی بیان فرماتے ہیں اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اپنی عقیدت کا خراج پیش کرتے ہیں۔ اس محفل کی خصوصیات یہ ہیں کہ اس محفل میں بچے نوجوان بوڑھے سبھی اپنے نبی کی محبت میں رات بھر عشق نبی میں ڈوبے رہتے ہیں۔ پھر جیسے جیسے ولادت کی ساعت قریب ہوتی ہے۔ عشاق کے جذبات بڑھتے چلے جاتے ہیں اور عین ولادت کے وقت سید صاحب قبلہ اپنے مخصوص انداز میں رقت انگیز دعا فرماتے ہیں۔

الحمدللہ اس وقت جو کیفیات ہوتی ہے اور محفل پر جو رقت طاری ہوتی ہے اس کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اس وقت ہر شخص اپنے گناہوں کو یاد کرکے اپنے مولیٰ کی بارگاہ میں سچے دل سے توبہ کرتا ہے اور اپنے دلی تمناؤں کے پورا ہونے کی دعائیں مانگتا ہے کیونکہ وہ وقت قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ الحمدللہ جہاں مرد حضرات اس محفل میں شریک رہتے ہیں وہیں خواتین بھی اپنے گھروں میں طیبہ آڈیو کیبل کے ذریعے اس پروگرام میں شریک رہتی ہیں۔

موئے مبارک کی زیارت:- نماز فجر کے بعد سید صاحب کی سرپرستی میں موئے مبارک کی زیارت کروائی جاتی ہے۔ جس سے عشاقان رسول قلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔ اس سال بھی انشاءاللہ عزوجل مرکز سنی دعوت اسلامی سنی مسجد یارسول اللہ میں موئے مبارک کی زیارت کرائی جائے گی۔ بالخصوص حال ہی میں مدینہ شریف کے بزرگان دین کی عنایت سے جو زلف پاک سید صاحب قبلہ کو عطا ہوئی ہے اس کی زیارت کرائی جائے گی۔

ایک خاص پروگرام: چند دنوں پہلے مرکز پر ایک خاص پروگرام ہوا جس میں حضور نگراں سنی دعوت اسلامی کو حضور امین ملت سے خلافت ملنے کی خوشی میں استقبال کیا گیا۔

علماء ومشائخ کی آمد: مرکز پر ہندوستان بھر کی بے شمار سرکردہ شخصیات تشریف فرما ہوئیں۔ بالخصوص حضور قائد ملت سید محمود میاں اشرفی جیلانی، سید نجیب حیدر میاں برکاتی، سید امان میاں برکاتی، سید حمزہ میاں اشرفی جیلانی اور ان کے علاوہ وزیر مملکت عارف نسیم خان صاحب وغیرہم۔

سنی دعوت اسلامی مالیگاؤں مرکز

تحریک کے مالیگاؤں میں وجود کے بعد مسجد الکھا ازا اسلام پورہ میں ہفتہ واری اجتماعات اور وہیں سے دین کی اشاعت کا کام کیا جاتا تھا۔ اس کے بعد 1999 میں جامع مسجد قادریہ رمضان پورہ کو مرکز تسلیم کرکے وہاں سے دین کی اشاعت کام کیا جانے لگا۔ اس کے بعد سنی دعوت اسلامی کے نگراں اور اراکین کی محنتوں اور مشقتوں سے 2006 میں قلب شہر میں مولانا شاکر علی نوری چوک محلہ گلشن چشت کسمبا روڈ پر زمین کی خریدی کی گئی اور مولانا محمد میاں مالیگ صاحب (لندن) کے ہاتوں سے مسجد کا افتتاح عمل میں آیا اور پترے کے شیڈ میں مسجد (مرکز) کی تعمیر کی گئی۔ اسکا نام سنی جامع مسجد یارسول اللہ رکھا گیا۔ پھر اسکے بعد 2013 میں مفتی اعظم برار مفتی عبدالرشید کارنجوی صاحب نے جدید تعمیری کام کی بنیاد رکھی اور ابھی زیر تعمیر مسجد موجود ہے وہی سے پورے شہر مالیگاؤں کی نمائندگی کی جاتی ہے۔

مرکز میں تربیتی حج کلاس کے موقع پر لگائے گئے ماڈل کیساتھ سید صاحب رہنمایانہ خطاب کرتے ہوئے

سنی جامع مسجد یارسول اللہ ﷺ میں خطاب فرماتے ہوئے حضور امیر سید مولانا امین القادری صاحب

تحریک سنّی دعوتِ اسلامی، وادئ نور کے اجتماع اور مولانا سید امین القادری صاحب کے متعلق سرکردہ افراد کے تاثرات

پیر طریقت صوفی ملت صوفی غلام رسول صاحب قادری

سنی دعوت اسلامی وہ عالمگیر تحریک ہے جس کا مظاہرہ سارے عالم کو فیضیاب کر رہا ہے۔ سنیت کو سنی دعوت اسلامی نے ایک وقار بخشا ہے۔ مولانا سید امین القادری صاحب مقامی و بین الاقوامی سطح پر روحانیت کا ایک عظیم مرکز ہیں۔ وادیٔ نور کے اجتماع میں سنی طبقے میں اتحاد واتفاق کا جو مظاہرہ ظاہر کیا ہے وہ سارے عالم میں اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ اس تحریک کو اس اجتماع کو اور حضرت مولانا سید امین القادری صاحب قبلہ کو نظر بد سے بچائے۔ ہم جملہ افراد تحریک اجتماع اور سید صاحب کے لئے دعا گو ہیں کہ اللہ اس سلسلے سے زمانے کو اور بالخصوص شہر عزیز کو تادیر فیضیاب کرتا رہے۔

بزرگ سیاسی رہنما وجنتادل لیڈر جناب محمد حنیف محمد صابر صاحب

سنیت میں انقلابی کیفیت لانے اور متحرک رہ کر اپنے وجود کا احساس دلانے کی جو کوشش سید امین القادری صاحب اور سنی دعوت اسلامی نے جو کاوشیں کی ہیں وہ قابل قدر ہیں اور مبارکباد کی بھی مستحق۔ مقامی سنیت کو دونوں نے ایک پلیٹ فارم عطا کیا اور اس کی مضبوطی میں آج بھی متحرک ہے۔ میں گزشتہ ۲۴ سالوں سے وادیٔ نور بمبئی کے اجتماع میں اپنے علاقے سے ٹرک کا انتظام کرکے وہاں شرکت کرتا ہوں۔ ہر سال ہمیں اجتماع کا انتظار رہتا ہے۔ وہاں سے آنے کے بعد میرے معاصر ساتھی عجیب روحانی کیفیت کا احساس کرتے ہیں۔ اللہ سلامت رکھے.....

عالمگیر شہرت یافتہ، شاعر اسلام جناب واحد انصاری صاحب

ہم لوگ عشق رسول نعت ونعوت عرس ودستار بندی اجلاس ونعتیہ مشاعرے میں سارے ملک میں شرکت کرتے ہیں۔ عشق رسول سے متعلق جو ادب اور جو بیداری یہاں مالیگاؤں شہر عزیز میں ہے اس میں SDI اور سید امین القادری صاحب کا بہت بڑا حصہ ہے۔ عشق رسول سے متعلق یہاں کے رضاکاران ومبلغین میں جو بیداری پائی جاتی ہے وہ خال خال ہی نظر آتی ہے۔ فرد سے سماج اور سماج سے ایک اچھا معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ ہم تحریک اُن کے رضاکاران امیر مقامی اور اجتماع کے انتظامیہ کے لئے اظہار تشکر پیش کرتے ہیں اور ان کی کاوشوں کو سلام کرتے ہیں۔

جناب شیدا حسین میرٹھی (چیئرمن شیدا اردو ہائی اسکول)

زمانے میں برائیاں بڑھ رہی ہیں۔ ایسے میں تحریک کی کوششیں شہر میں کارگر ثابت تو ہوئی ہیں۔ مگر اس سے مزید لوگوں کو جٹ کر اسے مزید بااثر بنانے کی ضرورت ہے۔ ہم لوگوں نے گزشتہ دنوں سید صاحب کا استقبال بھی کیا تھا۔ ان سے متعلق کیا لب کشائی ہو۔ اجتماعات سماج میں سدھار کا باعث ہوتے ہیں۔ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ ایسے اجتماعات ہمیشہ ہی موقع بموقع ہوتے رہیں، مقامی سطح پر بھی اور ملکی سطح پر بھی۔ میں تحریک سید امین القادری صاحب اور اجتماع کیلئے اللہ کے حضور دعا گو ہوں۔ اللہ سب کے لئے خیر وعافیت کا معاملہ فرمائے۔ آمین!

جناب لقمان انصاری صاحب (مدیر روزنامہ تحفظ ملت، مالیگاؤں)

ہم لوگ اخبارات میں اکثر سیاسی سماجی تنظیموں کے علاوہ ملی ودینی تنظیموں کی رپورٹ واعلانات، مراسلات، مضامین لگاتے ہیں۔ SDI کے ہر کاموں میں کتنے نیک جذبے شامل ہوتے ہیں کہ ہم اسے صفحات پر اولیت کے ساتھ واضح جگہ دیتے ہیں۔ ہم لوگ بھی سماج میں سدھار کے لئے روزانہ تحریری کوشش کرتے ہیں۔ واقعی شہر میں سید صاحب نے اور SDI نے ایک اچھا معاشرہ تشکیل دینے میں مزید بہتر رول ادا کیا ہے۔ ہم ان کی کاوشات کا اعتراف کرتے ہوئے تمام متعلقین کے لئے دعائے خیر کے طالب ہیں۔

مفتی عارف حسین اشرفی صاحب (اہلسنت ریسرچ سینٹر)

برصغیر کی روحانی خانقاہوں کے مشائخین کی نظروں میں قابل قدر احترام نام الحاج سید امین القادری قبلہ ہیں۔ اپنے مسلسل عمل اخلاص انکساری سے دعوت وتبلیغ کا کام انجام دے رہیں ملک وبیرون ملک میں خطابات سے نہ صرف عوام متاثر ہے بلکہ بیان میں شرکت کرنے والے خود اپنی زندگی میں تبدیلی لا رہے ہیں۔ الحمدللہ آج تحریک اور سید صاحب اور ان کے احباب کی کاوشوں نے شہر میں عشق رسول بندگی اور سماجی زندگی سے متعلق بیداری لانے میں ایک اہم رول ادا کیا ہے جس کا ایک زمانہ معترف ہے۔ ہم تمام احباب مزید عزائم اور حوصلوں کے لئے دعا گو ہیں۔